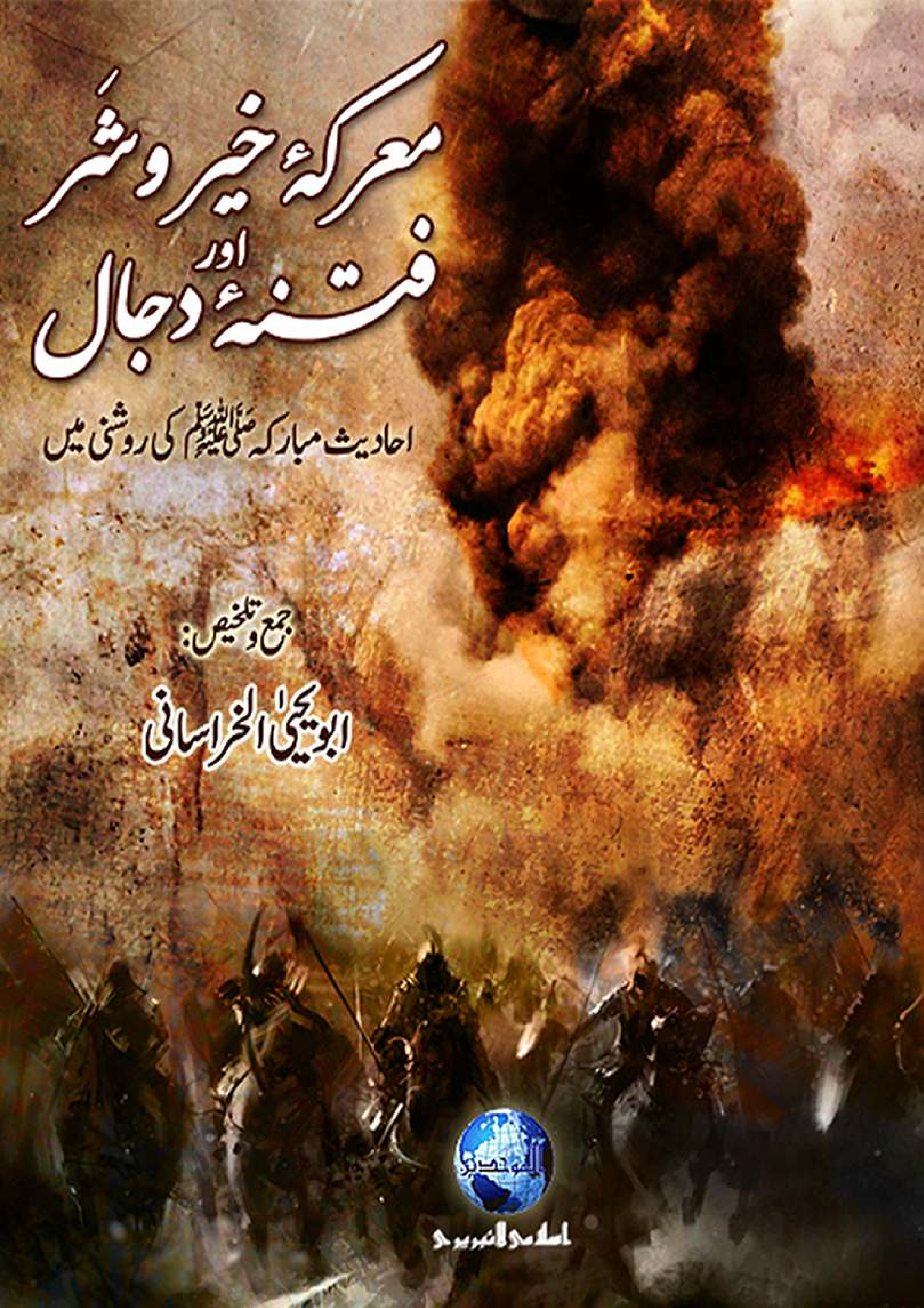


معرکۂ خیر و شر
اور
فتنۂ دجال
احادیث مبارکہ ﷺ کی روشنی میں
جمع و تلخیص:
ابو یحییٰ الخراسانی
اسلامی لائبریری

﴿بَلۡ نَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ عَلَى الۡبَاطِلِ فَيَدۡمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ﴾

”بلکہ ہم باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں جو اس کو سر توڑ دیتا ہے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے مٹ جاتا ہے“ (الانبیآء:۱۸)

معرکۂ خیر و شر

اور

فتنۂ دجال

(احادیث مبارکہ ﷺ کی روشنی میں)

جمع و تلخیص:

ابو یحییٰ الخراسانی



کتاب کا نام: معرکۂ خیر و شر اور فتنۂ دجال
(احادیث مبارکہ ﷺ کی روشنی میں)

مؤلف: ابو یحییٰ الخراسانی حفظہ اللہ

انٹرنیٹ ایڈیشن: مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

ویب سائٹ: http://muwahideen.co.nr

ای میل: mailto:help@tawhed.webege.com

"قریب ہے کہ (کفر کی) قومیں تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دے کر بلائیں گی جس طرح بھوکے ایک دوسرے کو دستر خوان پر دعوت دے کر بلاتے ہیں"۔ اس پر ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ کیا اس وقت ایسا ہماری قلتِ تعداد کی وجہ سے ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "(نہیں،) بلکہ اس وقت تو تم زیادہ تعداد میں ہو گے، لیکن تم سیلابی پانی کے جھاگ کی طرح ہو گے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے ضرور ہی تمہاری ہیبت ختم کر دیں گے اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دیں گے۔" تو پوچھنے والے نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ کمزوری کیا ہو گی؟ فرمایا:

((حُبُّ الدُّنْیَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ))

" دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا" ۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کمزوری کیا ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((حُبُّكُمُ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَتُكُمُ الْقِتَالَ))

"تمہارا دنیا سے محبت کرنا "قتال" کو ناپسند کرنا۔"

(ابوداؤد باب کتاب الملاحم، مسندِ احمد واسناده صحیح)

فہرست مضامین

پڑھنے سے پہلے

موجودہ صورتحال اور مستقبل میں امت مسلمہ کو جن حالات وواقعات سے واسطہ پڑنا ہے، اس کی نشاندہی اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی فرمودات میں کردی ہے اور اس کے حوالے سے واضح رہنمائی اور ہدایات بھی عنایت فرمائی ہیں بشرطیکہ ہم اُس کو جاننے کی کوشش کریں اور اُس پر یقین کرتے ہوئے اُس کے مطابق اپنالائحہ عمل بنانے کی کوشش کریں۔

زیر نظر تحریر دراصل اسی موضوع کے حوالے سے مولانا عاصم عمر صاحب کی معرکۃ الآراء کتاب ''تیسری عالمی جنگ اور دجال'' سے ماخوذ ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اور اثر پذیری کے حوالے سے شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب حفظہ اللہ تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ''محترم ومکرم جناب مولانا عاصم عمر صاحب کی گرانقدر زرین تالیف ''تیسری عالمی جنگ اور دجال'' کے اہم چیدہ چیدہ موضوعات کے مطالعہ سے دل و دماغ منور و معطر ہوئے ہیں، ایمانی احساسات میں ایک عجیب سی حرارت محسوس ہوئی ہے، دل سے بے اختیار دعائیں نکلیں۔ رب العالمین حضرت مولانا عاصم عمر صاحب کی اس عظیم علمی، تحقیقی، محنت ومشقت کو شرف پذیرائی عطا فرما کر اس کا صلہ مولانا موصوف کو دارین میں عطا فرمائے اور فرزندان توحید کو اس بیش بہا، روح پرور کتاب سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔''

استاذ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ نیو ٹاؤن، کراچی، مولانا فضل محمد صاحب حفظہ اللہ موصوف کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> ''محترم جناب مولانا عاصم عمر صاحب مدظلہ، مجاہدین کے جانے پہچانے خطیب اور عملی جہاد میں شریک پُر عزم نوجوان مجاہد ہیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی پیشن گوئیوں کو اکھٹا کیا ہے

جو حضرت محمد ﷺ نے قیامت تک آنے والے واقعات سے متعلق فرمائی ہیں اور اس میں رونماہونے والے واقعات پر گہری نگاہ ڈالی ہے۔خواب غفلت میں پڑے ہوئے مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کی ہے۔ان کو میدان جہاد کی طرف آنے کی پوری پوری دعوت دی ہے اور مستقبل کے تمام خطرات سے ان کو آگاہ کیاہے۔"

اس کے علاوہ کتاب کے موضوع سے متعلق دوسری کتابوں میں موجود احادیث اور حوالہ جات سے بھی استفادہ کیا گیاہے۔جن میں کچھ درج ذیل ہیں:

☆ "فتنۂ دجال" از مولانا حافظ ظفر اقبال،فاضل جامعہ اشرافیہ لاہور

☆ "یوم الغضب" از شیخ ڈاکٹر سفر بن عبد الرحمٰن الحوالی (مشہور سعودی عالم دین)

☆ "ھرمجدون"از پروفیسر جمال الدین الامین،جامعہ الازہر،مصر

☆ "ایمان لانے کے بعد اہم ترین فرض عین"از ڈاکٹر عبد اللہ عزام شہید رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ:اس موضوع سے متعلق مولاناعاصم عمر کی پوری کتاب کا مطالعہ ہی مفید رہے گا البتہ زیر نظر تحریر میں شامل دوسرے حوالہ جات بھی انشاءاللہ اس بات کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں کو سمجھ کر عمل کرنے اور دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کرنے کی توفیق عطافرمائے۔آمین!

باب اول:

معرکۂ خیر و شر اور دجال
(احادیث مبارکہ کی روشنی میں)

اسلام کی خاطر اجنبی بننے والوں کے لئے بشارت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور عنقریب اسلام دوبارہ اجنبیت کی حالت کی طرف لوٹے گا جیسے ابتداء میں ہوا تھا۔“[1]

حدیث میں لفظ ”غریب“ کا ترجمہ اجنبی اور غیر مانوس سے کیا گیا ہے۔ جس طرح ابتدائے اسلام میں لوگ اسلام کو اجنبی اور غیر مانوس سمجھتے تھے اسی طرح آج اکثر مسلمان اسلام کے بہت سے احکامات کو اجنبی سمجھنے لگے ہیں اور ان احکامات کے ساتھ ایسا برتاؤ ہے کہ گویا وہ ان کو جانتے ہی نہیں حالانکہ ان احکامات سے بھی ہمارا وہی تعلق ہے جو نماز روزہ وغیرہ سے ہے۔ کہتے ہیں کہ اب اس کا دور ہی نہیں رہا۔ حالانکہ شریعت کا زیادہ بڑا حصہ انہی احکامات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لئے آج یہی کہا جا سکتا ہے کہ اسلام ایک ارب چالیس کروڑ کے ہوتے ہوئے بھی اجنبی بن کر رہ گیا ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ بہت سے حضرات اس حدیث کو اپنی سستی اور بزدلی کے لئے آڑ بناتے ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے مقابلہ کی تیاری کرو تو کہتے ہیں کہ اسلام تو ہر دور میں کمزور رہا ہے اور اس حدیث کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ وہ حدیث کے لفظ

---

[1] صحیح مسلم ج:۱ص:۱۳۱۔

"غریب" کو اردو کے غریب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں جو درست نہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور ایک بار پھر اسلام اُسی اجنبیت کی حالت میں چلاجائے گا،سو مبارک باد ہے غرباء کے لئے۔پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ وہ لوگ جو لوگوں کو فساد مبتلا ہونے کے وقت ان کی اصلاح کریں گے"۔[1]

مذکورہ بالا حدیث میں ان لوگوں کو آپ ﷺ نے مبارک باد دی ہے جو دنیا میں فساد عام ہو جانے کے وقت لوگوں کی اصلاح کریں گے اور لوگوں میں سب سے بڑا فساد یہ ہے کہ وہ اللہ کی سب سے بڑی صفت "حاکمیت" میں انسانوں کو شریک بنالیں۔لہٰذا شریعت کی نظر میں اللہ کی حاکمیت اور قانون کی جانب بلانا سب سے بڑی اصلاح کہلائے گی جس کے تحت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا جائے گا۔یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کررہے بلکہ اس پر قرآن کی آیت "کنتم خیر امۃ........" کے بارے میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر گواہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کے سب سے محبوب لوگ غرباء ہوں گے۔پوچھا گیا کہ غرباء کون ہیں؟ فرمایا"جو اپنے دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے دور بھاگ جانے والے۔اللہ تعالیٰ ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شامل فرمائے گا"۔[2]

"ایساوقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور (دور دراز کے) بارانی علاقوں میں دین کو بچانے کی کا خاطر فتنوں سے بھاگ جائے"۔[1]

---

[1] المعجم الاوسط ج:۵ص:۱۴۹ و ج:۸ص:۳۰۸، عن ابو عیاش۔

[2] حلیۃ الاولیاء ابو نعیم ج:اص:۲۵۔کتاب الزھد الکبیر ج:۲ص ۱۱۶، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو اس وقت اپنا ایمان بچانے کے لئے اپنا گھر بار، مال و دولت اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پہاڑوں کو اپنا نشیمن بنا چکے ہیں، اور ایک ایسے وقت میں جب "ابلیس لعین اور اس کے ایجنٹوں" کے نیو ورلڈ آرڈر (New World Order) نے ہر مسلمان کو سودی کاروبار (چاہے وہ اسلامی بینکاری کے نام پر ہی ہو اُس میں) ملوث کر دیا ہے اور اگر کوئی براہ راست ملوث نہیں تو اس کو اس نظام کی ہوا ضرور لگ رہی ہے، ایک ایسے وقت میں کہ جب امت کے سب سے معزز اور شریعت کے محافظ طبقے، علماء کرام کو غیر شرعی فتاویٰ دینے پر مجبور کیا جارہا ہے، دجالی قوتیں علی الاعلان اپنی حاکمیت اعلیٰ (Sovereignty) کا اعلان کر رہی ہیں، اور کل تک صرف اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرنے کا دعویٰ کرنے والے مسلمان، آج غیر اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کر کے اللہ کے ساتھ کھلا شرک کر رہے ہیں. مقررین خاموش ہیں، الاماشاء اللہ، اہل قلم........سوائے چند ایک کے ....یا تو قلم کے تقدس کو فروخت کر چکے ہیں یا پھر باطل کی گیدڑ بھبکیوں نے ان کے قلم کی سیاہی کو منجمد کر کے رکھ دیا ہے۔ انہی لوگوں نے قرآن کریم کی ان آیات کا گلا گھونٹ کر رکھ دیا ہے جو مسلمانوں کو باطل کے سامنے سر اٹھا کر جینا سکھاتی ہیں۔ آج جس طرف نظر دوڑاؤ "مصلحتوں" کی چادریں اوڑھے ایسے مسلمان نظر آتے ہیں کہ اگر ان کے دور میں دجال نکل آئے اور اپنی خدائی کا دعویٰ کرے تو شاید یہ مصلحت کی چادر سے باہر نکلنا پسند نہ فرمائیں۔ کیونکہ اس وقت بھی دجال کے ایجنٹ وہی بات کہہ رہے ہیں کہ یا تو ہماری صفوں میں شامل ہو جاؤ یا پھر ہمارے دشمنوں کی........ جبکہ اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث مطالبہ کر رہی ہیں کہ اے مسلمانو! اب وہ وقت آ گیا ہے کہ دجال اور اس کے ایجنٹوں کے دشمنوں یعنی اللہ کے مجاہدوں کی صفوں میں شامل ہو جاؤ۔ کیونکہ اب درمیان کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس حوالے سے ایک حدیث بڑی قابل غور ہے جس میں دنیاوی زندگی کو مقصود بنانے والوں کے لئے اللہ کے رسول ﷺ نے وعیدیں سنائی ہیں اور دوسری طرف اللہ کی راہ میں نکلنے کی وجہ سے اجنبی بننے والوں کے لئے بشارتیں دی ہیں۔

[1] بخاری ج:۱ص:۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج:۷ص:۴۴۸۔

''تباہ ہو جائے دینار کا بندہ........اور تباہ ہو جائے درہم کا بندہ........اور تباہ ہو جائے کمبل (چادر) کا بندہ........اگر اِس کو دیا جائے تو خوش........اور نہ دیا جائے تو غصہ کرے........تو ایسا شخص تباہ ہو جائے اور منہ کے بل گرے........اور اگر اسے کانٹا بھی چبھے تو (اللہ کرے)نہ نکلے ....(اس کے برعکس) مبارک ہو اس بندے کو........جو اللہ کے راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے........بال بکھرے اور گرد آلود پاؤں........اگر اسے پہرے پر لگا دیا جائے تو پہرا دے........اور گر پچھلے لشکر میں چھوڑ دیا جائے تو پچھلے لشکر ہی میں رہے ....اگر اجازت مانگے تو نہ ملے........اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنی جائے''۔

فتنوں کے وقت میں بہترین شخص کون.........

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''فتنوں کے دور بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام (یا فرمایا) اپنے گھوڑے کی نکیل پکڑے اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہو ،وہ اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ کرتا ہو اور وہ اس کو ڈراتے ہوں ،یا (دوسرا) وہ شخص جو اپنی چراگاہ میں گوشہ نشین ہو جائے ،اس پر جو اللہ کا حق (زکوٰۃ وغیرہ) ہے اس کو ادا کرتا ہو''۔[1]

''حضرت امّ مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر فرمایا اور اس کو کھول کر بیان کیا۔ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس فتنے کے زمانے میں سب سے بہتر شخص کون ہو گا ؟ آپ ﷺ نے فرمایا

[1] هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي رحمه الله ''مستدرك حاكم على الصحيحين ج:۴ص:۵۱۰۔

"ان فتنوں کے زمانے میں سب سے بہتر شخص وہ ہو گا جو اپنے مویشیوں میں رہے اور ان کی زکوۃ ادا کرتا رہے اور اپنے رب کی بندگی میں مشغول رہے اور (دوسرا) وہ شخص جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہو (یعنی جہاد کے لئے ہر وقت تیار ہو) اور دشمنانِ دین کو خوف زدہ کرتا ہو اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں"۔ [1]

مذکورہ حدیث اور کئی دیگر احادیث مین یہ ذکر ہے کہ دجال کے فتنے سے دو قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے۔ پہلی قسم مجاہدین کی جو اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد کر رہے ہوں گے اور دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو اپنے مال مویشی لیکر پہاڑوں اور بیابانوں چلے جائیں گے اور اللہ کی اطاعت کر رہے ہوں گے۔ فتنوں کے دور میں ایمان بچانے کے لئے گھر بار چھوڑ دینا بھی اللہ رب العزت کے نزدیک بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے مگر دوسری قسم کے اُن مجاہد لوگوں کے بارے میں کیا کہنا کہ اللہ رب العزت کے ہاں اُن کیا مقام ہو گا کہ جو صرف اپنے ایمان کی فکر نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ وہ ساری امت کے ایمان کو بچانے کی خاطر اور دجال کے فتنے کا زور توڑنے کی خاطر دجال اور اس کے ایجنٹوں سے قتال کر رہے ہوں گے اور اس کے لئے اپنا گھر، ماں باپ، بیوی بچے اور مال و دولت غرض یہ کہ سب کچھ امت کا ایمان بچانے کے لئے قربان کر رہے ہوں گے۔ اس لئے فضیلت کے اعتبار سے یہ لوگ پہلی قسم کے لوگوں سے بہت آگے ہوں گے۔

کیا جہاد بند ہو جائے گا؟ یا وہ ناقابل عمل (Infesable) ہو جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مجھے قیامت تک کے لئے "تلوار" کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، یہاں تک کہ اللہ وحدہٗ لا شریک کی عبادت کی جانے لگے اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے رکھ دیا گیا ہے

[1] ترمذی شریف، الفتن نعیم بن حماد ج: ا ص: ۱۹۰ و حدیث صحیح۔

۔اور (جان لو) جس نے میرے (اس) امر کی مخالفت کی، اُس کے لئے ذلت اور پستی رکھ دی گئی اور جس نے (میرے اس طریقے کو چھوڑ کر) کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو اُنہی میں (شمار) ہو گا۔"[1]

"اللہ نے جب سے مجھے بھیجا اُس وقت سے جہاد جاری ہے اور (اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ) میری امت کی آخری جماعت دجال سے قتال کرے گی۔ اس جہاد کو نہ تو کسی ظالم کا ظلم ختم کر سکے گا اور نہ کسی انصاف کرنے والے کا انصاف"۔[2]

"یہ دین باقی رہے گا اس کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک قتال کرتی رہے گی"۔[3]

"میری امت سے ایک گروہ قیامت تک ہمیشہ حق کے لئے لڑتا اور غالب رہے گا۔ آخر عیسیٰ ابن مریم ں نازل ہوں گے اس (گروہ) کے امیر ان سے کہیں گے "آیئے ہماری امامت کیجئے" تو وہ کہیں گے "نہیں اللہ نے اس امت کو یہ شرف بخشا ہے کہ تم ہی آپس میں ایک دوسرے کے امیر ہو"۔[4]

"جب تک آسمان سے بارش برستی رہے گی تب تک جہاد ترو تازہ رہے گا (یعنی قیامت تک) اور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب ان کے "قُرَّاء" (قرآن پڑھنے والے) لوگ بھی یہ کہیں گے کہ یہ جہاد کا زمانہ نہیں ہے۔ لہٰذا ایسا دور جس کو ملے تو وہ جہاد کا

---

[1] مسند احمد: مسندالمکثرین۔

[2] ابوداؤد ج:۳ص:۱۸، کتاب السنن ج:۲ص:۱۷۶، مسند ابی یعلیٰ ۴۳۱۱، سنن البیھقی الکبری، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

[3] صحیح مسلم ج:۳ص۱۵۲۴، عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ۔

[4] مسلم واحمد، بروایت عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ۔

بہترین زمانہ ہو گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی (مسلمان) ایسا کہہ سکتا ہے ؟ آپ نے فرمایا "ہاں (اور ایسے لوگوں پر) اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت ہو گی"۔[1]

"سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے 'کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس بابرکت میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی کہنے لگا: حضور لوگوں نے گھوڑے باندھ لئے ہیں اور ہتھیار رکھ دیئے ہیں کہتے ہیں اب کوئی جہاد۔ بس اب جنگ ختم ہو چکی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک آگے کیا' فرمانے لگے: "جھوٹ کہتے ہیں، ابھی تو جنگ جاری ہے 'میری امت میں تو ایک امت ہمیشہ حق پر قتال کرتی رہے گی 'ان کے سامنے اللہ کچھ قوموں کے دل ہوا کر دے گا اور انہی سے ان کو رزق بھی فراہم کرے گا حتی کہ قیامت آجائے گی اور حتی کہ اللہ کا وعدہ آجائے گا' اور قیامت تک کے لئے اللہ نے گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھ دی ہے"۔[2]

حضرت ابو رجاء الجزری حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ کہیں گے کہ "اب کوئی جہاد نہیں ہے"۔ تو جب ایسا دور آجائے تو تم جہاد کرنا کیونکہ وہ افضل جہاد ہو گا"۔[3]

"حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ کہا گیا کہ لوگ کہتے ہیں (اب) کوئی جہاد نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا یہ بات شیطان نے پیش کی ہے"۔[4]

---

[1] السنن الواردة فی الفتن ج:۳ص:۷۵۱، عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم واسناده فیه کلام۔

[2] سنن نسائی۔

[3] کتاب السنن ج :۲ص:۱۷۶۔

[4] مصنف ابن ابی شیبة ج:۶ص:۵۰۹۔

آجکل جاہل تو جاہل اچھے خاصے پڑھے لکھے دیندار حضرات بھی جہاد کے بارے میں وہی الفاظ استعمال کررہے ہیں جن کی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے۔ خصوصاً 9/11 اور طالبان کی حکومت کے خاتمے کے بعد تو یوں لگتا ہے کہ جیسے ہوا کا رُخ ہی تبدیل ہو گیا ہو۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی موجودہ ذلت اور مسکنت کی اصل وجہ یہی اللہ کے رسول ﷺ نے بیان کی یہ امت "قتال فی سبیل اللہ" سے نفرت کرنے لگے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قریب ہے کہ (کفر کی) قومیں تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دے کر بلائیں گی جس طرح بھوکے ایک دوسرے کو دستر خوان پر دعوت دے کر بلاتے ہیں"۔ اس پر ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ کیا اس وقت ایسا ہماری قلتِ تعداد کی وجہ سے ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"(نہیں،) بلکہ اس وقت تو تم زیادہ تعداد میں ہوگے، لیکن تم سیلابی پانی کے جھاگ کی طرح ہوگے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے ضرور ہی تمہاری ہیبت ختم کردیں گے اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دیں گے۔" تو پوچھنے والے نے پوچھا:

یارسول اللہ! یہ کمزوری کیا ہو گی؟ فرمایا((حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ)) "دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا"۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کمزوری کیا ہو گی؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ حُبُّكُمُ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَتُكُمُ الْقِتَالَ ﴾

"تمہارا دنیا سے محبت کرنا "قتال" کو ناپسند کرنا۔"[1]

سو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والوں کو کسی باتوں یا مخالفتوں اور طعن و تشنیع سے دلبر داشتہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کو ان کے رسول ﷺ نے پہلے ہی تسلی دیدی تھی کہ ایسے وقت میں جہاد کرنا افضل جہا ہو گا چنانچہ اللہ کی راہ میں قتال کرنے والے مجاہدین کو اخلاص اور اللہ کو راضی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لگے رہنا چاہیے۔

جہاد کے لئے نہ نکلنے والوں کے گھروں میں مصیبت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس گھرانے کا کوئی بھی فرد قتال میں شرکت کے لئے نہ نکلے، نہ ہی دھاگے یا سوئی یا اس کے برابر چاندی (یعنی مال) سے کسی مجاہد کی تیاری میں مدد دے اور نہ کسی مجاہد (کی غیر موجودگی میں اس) کے گھر والوں کی اچھی طرح خبر گیری کرے تو اللہ قیامت سے پہلے (دنیا ہی میں) اس پر ایک سخت مصیبت مسلط کر دیتے ہیں۔"[2]

سرزمینِ خراسان (افغانستان) کی فضیلت اور اہمیت.........

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] ابوداؤد باب کتاب الملاحم، مسندِ احمد واسناده صحیح۔

[2] المعجم الاوسط الطبرانی: باب من بقیۃ من اول اسمہ میم من موسیٰ۔

''مشرق کی جانب سے ایسے لوگ بر آمد ہوں گے جو علاقوں کے علاقے فتح کرتے ہوئے ''مہدی'' کی مدد یعنی ان کی حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے پہنچیں گے۔''[1]

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ''کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے تو جب وہ خراسان کی گھاٹی سے اتریں گے تو ''اسلام'' کی طلب میں اتریں گے اور کوئی چیز اُن کے آڑے نہیں آئیں گی سوائے اہل عجم کے جھنڈوں کے جو مغرب سے آئیں گے''۔[2]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں خراسان کی حدود عراق سے ہندوستان تک اور شمال میں دریائے آموتک پھیلی ہوئی تھیں (دیکھئے معجم البلدان)۔خاص کر افغانستان، صوبہ سرحد کے قبائلی علاقے باجوڑ اور مالاکنڈ ڈویژن اورافغانستان سے متصل ایران کا مشہد تک کا علاقہ شامل ہیں۔اس وقت افغانستان میں وہ لشکر منظم ہورہاہے جو باوجود ہر کوشش کہ دجالی قوتیں اس کو ختم نہیں کرسکیں ہیں بلکہ اب نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ مجاہدین ان پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔عجیب اتفاق کہیے یا تقدیر مبرم کہ عرب مجاہدین کا پرچم بھی کالے رنگ کا ہے اور انشاء اللہ تمام طوفانوں کا سینہ چیرتا ہوا یہ لشکر بیت المقدس فتح کرے گا۔(واللہ اعلم)

مذکورہ بالا روایت سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ خراسان سے نکلنے والے لشکر کا اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام کے علاوہ ان کا کوئی ذاتی مفاد نہ ہوگا لہٰذا ابلیسی قوتیں کہاں برداشت کریں گی، سو ان کے مقابلے کے لئے تمام کفر جمع ہوجائے گا۔اگر موجودہ حالات پر اگر نظر ڈالی جائے تو صاف نظر آرہاہے یہود و نصاریٰ ان تمام حدیثوں کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کررہے ہیں۔اسی لئے امریکہ اور نیٹو کے ممالک مل کر اُس لشکر کا راستہ روکنے کے لئے بھرپور تیاریوں میں مصروف ہیں اور اس میں وہ مسلمانوں کے

[1] عن عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، سنن ابن ماجہ۔

[2] کنز العمال ۱۱/۱۶۲، ''الفتن'' نعیم بن حماد۔

ایمان کا سودا کر کے اُن کو بھی اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن احادیث مبارکہ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ لشکر ہر رکاوٹ کو دور کرتے ہوئے اپنی منزل پر پہنچ کر دم لے گا۔ اب مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ کس گروہ کے ساتھ اُن کی ہمدردی اور سپورٹ ہے، اللہ کے مجاہدین کے خراسانی لشکر کے ساتھ یا اس لشکر کو روکنے کے لئے ابلیسی قوتوں کے ساتھ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے اور انہیں کوئی طاقت واپس نہیں پھیر سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیاء (یعنی بیت المقدس) میں نصب کر دیئے جائیں۔"[1]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے نکلیں گے تو ان کو کوئی چیز روک نہ سکے گی حتیٰ کہ وہ ایلیا (یعنی بیت المقدس) میں نصب کر دیئے جائیں گے"۔[2]

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو ان حدیثوں کو سمجھ کر اس وقت افغانستان کے پہاڑوں کو اپنا مرکز بنا رہے ہیں۔ اس حدیث میں ان مجاہدین کے لئے خوشخبری ہے کہ دجالی قوتیں اس خطہ پر آگ برسا کر آگ کے سمندر میں کیوں نہ تبدیل کر دیں لیکن محمد عربی ﷺ کا رب اُس لشکر کو ضرور منظم فرمائے گا جو تاریخ کے دھاروں کو اور دنیا کے نقشے کو بدل کر رکھ دے گا۔

کالے جھنڈے والے خراسانی لشکر کے قیادت کے اوصاف

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

[1] جامع ترمذی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ۔

[2] مسند احمد ۲۴۴۱، رواہ الحاکم و صححہ۔

”کالے جھنڈے مشرق سے آئیں گے جن کی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی ۔جو جھول پہنی خراسانی اونٹنیوں کے مانند ہوں گے، بالوں والے ہوں گے، ان کے نسب دیہاتی ہوں گے اور ان کے نام کنیت (سے مشہور) ہوں گے، وہ دمشق شہر فتح کریں گے۔ تین گھنٹے رحمت اُن سے دور رہے گی“۔[1]

اس روایت میں مشرق سے آنے والے مجاہدین کی چند نشانیاں بتائی گئی ہیں:

(۱) ان کے لباس ڈھیلے ڈھالے ہوں گے۔

(۲) بالوں والے ہوں گے۔

(۳) ان کے نسب دیہاتی ہوں گے۔

(۴) وہ اپنے ناموں کے بجائے کنیت (Surname) سے مشہور ہوں گے۔

اہل علم حضرات کو چاہیے کہ وہ نور نبوت میں ان تمام نشانیوں کے حامل افراد کو تلاش کرتے رہیں۔ مذکورہ روایت میں ہے کہ اس لشکر والوں سے تین ساعت کے لئے رحمت کو اٹھالیا جائے گا۔ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش اور امتحان کے طور پر ہو گا تا کہ اللہ اپنے وعدوں پر سچا یقین رکھنے والوں کو پرکھ لے۔

کالے جھنڈے والے خراسانی لشکر کو دیکھو تو.........

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] الفتن نعیم بن حماد ج:۱ص:۲۰۶۔

''جب تم دیکھو کہ کالے جھنڈے خراسان کی طرف سے آئے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا ۔کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ ''مہدی'' ہوں گے''۔[1]

''جب تم دیکھو کہ خراسان سے سیاہ جھنڈے آرہے ہیں تو ان کی طرف آنا، خواہ تمہیں برف پر سے کولھوں کے بل آنا پڑے''[2]

اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کو پہلے ہی حکم فرمارہے ہیں کہ اس لشکر میں شامل ہو جانا۔ آخرت کے بڑے سودے کی خاطر دنیا کے چھوٹے سودے کو قربان کرکے کامیاب تاجر ہونے کا ثبوت دینا .... دیکھنا ماں کی ممتا......... رفیق حیات کے آنسو یا پھر......... جگر کے ٹکڑوں کے چہرے......... کہیں میرے اور میرے پیارے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت کے راستے میں رکاوٹ بن کر نہ کھڑے ہو جائیں۔ شہروں کے اجالوں کی چکا چوندھ کہیں تمہیں پہاڑوں کے اندھیروں میں جانے سے نہ روک دے، گارے اور مٹی کے گھر کو مسمار ہونے سے بچانے کے لئے اپنے آخرت کے محلوں کو تباہ نہ کرلینا، جیل کی کال کوٹھریوں سے ڈر کر دجالی قوتوں کے سامنے سر نہ جھکا دینا، کیونکہ قبر سے بڑی اور خطرناک کال کوٹھری کوئی نہیں۔ آپ انے فرمایا کہ کچھ بھی ہو کسی چیز کی پرواہ نہ کرنا۔ پس اس لشکر میں شامل ہو جانا حتیٰ کہ دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر برف پر گھسٹ کر بھی آنا پڑے تو بھی اس لشکر میں ضرور شامل ہو جانا۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اگر برف پر زیادہ دیر چلا جائے تو پاؤں جلنے کا خطرہ ہو جاتا ہے اور برف کا جلا آگ کے جلے سے کئی گنا زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کو بچانے کے لئے برف پر بھی چل کر آنا پڑے تو ضرور آنا۔

---

[1] مسند احمد جلد:۵ص:۲۷۷۔ کنز العمال ۱۴/۲۶۴، مستدرک حاکم، مشکوۃ باب اشراط الساعۃ فصل ثانی۔

[2] مسند احمد بن حنبل، مستدرک حاکم۔

پہلی حدیث میں جو ذکر ہے کہ اس میں ”مہدی“ ہوں گے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ جماعت حضرت مہدی کی ہی ہو گی، اور عرب پہنچ کر حضرت مہدی کے ساتھ شامل ہو جائے گی، اور اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت مہدی خود بھی اس جماعت میں ہوں لیکن اس وقت تک لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کا علم نہ اور بعد میں حرم شریف پہنچ کر ان کا ظہور ہو (واللہ اعلم)۔ اس بات کا اشارہ ایک حدیث سے اور ملتا ہے کہ مشرق سے جانے والا لشکر حجاز مقدس کی امارات کا سوال کریں گے مگر انکار کی صورت میں وہ جنگ کریں گے پھر وہ حضرت مہدی کو امارت کے عہدے پر فائز کریں گے۔

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ نوجوان آئے جن کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سُرخ ہو گئیں اور چہرہ کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہم آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے اثرات دیکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اہل بیت کے لئے اللہ نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو پسند کیا ہے اور یقینا میرے اہل بیت کو آزمائشوں، جلاوطنی اور بے بسی کا سامنا ہو گا۔ یہاں تک کہ ((یَأْتِیَ قَوْمٌ مَنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَأیَاتٌ سُوْدٌ)) مشرق سے کچھ (مجاہدین) لوگ آئیں گے جن کے جھنڈے کالے ہوں گے۔ چنانچہ وہ (مجاہدین) امارت (حکومت) کا سوال کریں گے لیکن یہ (بنو ہاشم) ان کو امارت نہیں دیں گے، سو وہ جنگ کریں گے اور اس پر ان کی (غیبی) مدد کی جائے گی (اور وہ غلبہ پالیں گے تو) بنو ہاشم ان کو امارت دیں گے لیکن وہ اس کو قبول نہیں کریں گے اور وہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (یعنی مہدی) کو امارت دے دیں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ اس سے پہلے ناانصافی سے بھری ہوئی تھی۔ تو تم میں سے

جو بھی اس وقت موجود ہو ان (مجاہدین) کے ساتھ شامل ہو جائے خواہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے"۔[1]

صوبہ سرحد اور قبائل.........

صوبہ سرحد اور قبائل کے بارے میں شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشن گوئیاں بھی ہیں جو یقیناً اہل ایمان کے لئے دلی تسلی اور تقویت کا باعث ہوں گی۔ان پیشن گوئیوں کو شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الاربعین" میں بھی نقل فرمایا ہے۔یہ پیشن گوئیاں فارسی اشعار کی شکل میں ہیں۔اگر چہ پیشن گوئیاں کوئی قطعی یقین نہیں دیتی ہیں البتہ ان میں سے کئی اشعار کی احادیث سے بھی تائید ہوتی ہے ۔یہاں ہم ان کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔فرمایا:

"اچانک مسلمانوں کے درمیان شور برپا ہو گا اور اس کے بعد وہ کافروں (بھارت) سے ایک بہادرانہ جنگ کریں گے پھر محرم کا مہینہ آئے گا اور وہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں تلوار دے دیگا اور وہ مسلح ہو کر جارحانہ اقدام کریں گے پھر "حبیب اللہ" نامی ایک شخص جو اللہ کی طرف سے صاحبِ قرآن ہو گا، اللہ کی مدد کے ساتھ اپنی تلوار میان سے نکالے گا۔"

"صوبہ سرحد کے بہادر غازیوں کے لشکر سے زمین مرقد کی طرح لرز اٹھے گی، لوگ دیوانہ وار جہاد کے لئے آگے بڑھیں گے اور راتوں رات ٹڈیوں اور چیونٹیوں کی طرح حملہ کریں گے یہاں تک کہ افغانی قوم فتح حاصل کرلے گی۔جنگل، پہاڑ اور دشت و دریا سے قبائل تیزی کے ساتھ ہر طرف سے آتشیں اسلحہ لئے ہوئے سیلاب کی مانند امڈ پڑیں گے۔پنجاب ، دہلی، کشمیر، دکن اور جموں کو اللہ کی غیبی مدد سے فتح کرلیں گے۔دین اور ایمان کے تمام بدخواہ مارے جائیں گے اور تمام ہندوستان ہندوانہ رسموں پاک ہو جائے گا۔ہندوستان کی

[1] سنن ابن ماجہ ج:۲ص:۱۳۶٦ واسنادہ فیہ کلام۔

طرح یورپ کی قسمت بھی (ان مجاہدین کے ہاتھوں) خراب ہو جائے گی اور تیسری عالمی جنگ چھڑ جائے گی۔ یہ جنگ و جدال چند سال تک سمندر اور میدان میں وحشیانہ طور جاری رہے گا۔ بے ایمان ساری دنیا کو تباہ کر دیں گے آخر کار ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ اچانک موسم حج میں حضرت مہدی خروج فرمائیں گے۔"

خلافت کے دوبارہ قیام میں وسطِ ایشیائی ریاستوں کی فضیلت

"ہلال بن عمرو نے فرمایا، میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک شخص "ماوراء النہر" سے چلے گا، اس کو حارث حرّاث (کسان) کہا جاتا ہو گا۔ اس کے لشکر کے اگلے حصہ (مقدمۃ الجیش) پر مامور شخص کا نام منصور ہو گا۔ جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے (خلافت کے مسئلہ میں) راہ ہموار کرے گا یا مضبوط کرے گا جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش نے ٹھکانا دیا تھا۔ سو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس لشکر کی مدد و تائید کرے، یا یہ فرمایا کہ (ہر مسلمان پر واجب ہو گا کہ وہ) اس شخص کی اطاعت کرے۔"[1]

"ماوراء النہر" دریائے آمو کے اس پار وسطِ ایشائی (Central Asia) ریاستوں کے علاقوں کہا جاتا ہے۔ جن میں ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، آذربائیجان، قازقستان اور چیچنیا وغیرہ شامل ہیں یا تو یہ لشکر چیچنیا و ازبکستان وغیرہ ہی سے حضرت مہدی کی حمایت کے لئے جائے گا یا پھر حارث نامی مجاہد اس لشکر کے ساتھ ہوں گے جس کا ذکر خراسان والی حدیث میں آیا ہے۔ واللہ اعلم

واضح رہے کہ اس وقت خراسان (افغانستان) میں دجالی قوتوں سے بر سرپکار مجاہدین میں بڑی تعداد ازبک مجاہدین کی بھی ہے جنہوں نے افغانستان میں اب تک امریکہ کے خلاف ہونے والی

[1] سنن ابی داؤد ۴۲۹۰۔

کاروائیوں میں ایسی ہمت و شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے کہ عرب ساتھی بھی ان کی ہمت و بہادری کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ نیز طالبان کی پسپائی کے وقت تک تمام مہمان مجاہدین کی قیادت بھی امیر المومنین (حفظہ اللہ) نے ازبک مجاہدین ہی کو سونپ رکھی تھی۔ یہ ابھی امکان ہے کہ افغانستان ہی سے یہ مجاہدین اس لشکر کی قیادت کریں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ دجالی میڈیا پر ان کو سب سے زیادہ طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ بہر حال اللہ نے اس قوم کو بہت نوازا ہے۔ علامہ ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ سویت یونین کی ستر سالہ بدترین غلامی کے باوجود اپنا ایمان بچانا اس قوم کا ہی طرہ امتیاز ہے ورنہ کوئی اور قوم ہوتی شاید اس غلامی میں اپنا ایمان نہ بچا پاتی۔

اہل کتاب کی کتابوں میں اس پاکیزہ لشکر کی بشارت

مشہور سعودی عالم دین شیخ ڈاکٹر سفر بن عبد الرحمان الحوالی جن کا نام عالم اسلام کو خواب غفلت سے بیدار کرنے اور یہود و نصاریٰ کی سازشوں سے آگاہ کرنے کے حوالے سے خاص کر عالم عرب میں جانا جاتا ہے اور جس کی پاداش میں وہ پس زنداں تقریبا 15 سال سے زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ اپنی کتاب "یوم الغضب" میں حضرت دانیال علیہ السلام کے "مکاشفے اور رویاء" کی تفسیر کے حوالے سے اہل کتاب کے اقوال نقل کئے ہیں۔ اس حوالے سے مشہور مفسر "بیٹس" (Bates) کی کچھ تشریحات حضرت دانیال علیہ السلام کے مکاشفوں کے حوالے سے نقل کئے ہیں جو ہمیں غور و فکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ بیٹس اسرائیل کے قیام سے بہت عرصے قبل ہی فوت ہو گیا تھا۔

"بیٹس" (Bates) ایک مکاشفے کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے:

"رومی حکمران اور بے دین یہودیوں کے درمیان یہ "اتحاد" شمال کے لشکر کو حملہ آور ہونے سے روک نہ سکے گا، جو کہ اس مشرکانہ عبادت کے سبب جو اس وقت یروشلم (اسرائیل کا

دارالحکومت) میں ہو رہی ہو گی، ان لوگوں کو ایک زور آور سیلاب کی طرح آلے گا اور اس زمین پر تباہی لے آئے گا۔"[1]

"مشرق کے حکمران اپنی فوجیں جمع کریں گے تا کہ درندے کی قلمرو کی سرحدوں پر حملہ آور ہوں۔ دوسری طرف درندہ مغرب کے بادشاہوں کے ساتھ مل کر اپنی فوجیں جمع کریگا اور "ہرمجدون" Armageddon کے منحوس معرکہ کی طرف بڑھے گا۔"[2]

"بیٹس "کی تشریح کے مطابق یہ درندہ "یروشلم "میں ہو گا۔اسی طرح عربی بائبل کے ناشر "یوایل" کے صحیفے کے اندر اس لشکر کی کیفیت یوں بیان کیا گیا:

"اس سے (اسرائیل سے) جنگ کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کرو، اٹھو دوپہر کو چڑھ چلیں ، ہم پر افسوس کیونکہ دن ڈھلتا جاتا ہے اور شام کا سایہ بڑھتا جاتا ہے، اٹھو رات ہی کو چڑھ چلیں اور اس کے محلات ڈھادیں کیونکہ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ درخت کاٹ ڈالو (ہوسکتا ہے یہ غرقد کے درخت کی طرف اشارہ ہو۔ راقم) اور یروشلم کے مقابل دمدمہ باندھو، یہ شہر سزا کا سزاوار ہے، اس میں ظلم ہی ظلم ہے۔ جس طرح پانی چشمے سے پھوٹ نکلتا ہے اسی طرح شرارت اس سے جاری ہے۔ ظلم اور ستم کی صدا اس میں سنی جاتی ہے ۔ ہر دم میرے سامنے دکھ درد اور زخم ہیں۔ دیکھ! شمالی ملک سے ایک گروہ آتا ہے اور انتہائی زمین سے ایک عظیم قوم برانگیختہ کی جائے گی"[3]

اس لشکر کی مزید صفات یوں بیان کی گئی:

---

[1] دیکھئے "بیٹس" کی کتاب ص:214 بحوالہ "یوم الغضب" از شیخ سفر الحوالی، فصل ہشتم۔
[2] دیکھئے "بیٹس" کی کتاب ص:240 بحوالہ "یوم الغضب" از شیخ سفر الحوالی، فصل ہشتم۔
[3] یرمیاہ 7-6:4۔

"اور وہ (خدا) قوموں کے لئے دور سے ایک جھنڈا کھڑا کرے گا اور ان کو زمین کی انتہا سے سسکار کر بلائے گا اور دیکھ وہ دوڑے چلے آئیں گے، نہ کوئی اُن میں تھکے گا نہ پھسلے گا، نہ کوئی اونگھے گا نہ سوئے گا، نہ اُن کا کمر بند کھلے گا اور انہ اُن کی جوتیوں کا تسمہ ٹوٹے گا۔ ان کے "تیر" تیز ہیں اور ان کی سب کمانیں کشیدہ ہوں گی۔ ان کے گھوڑوں کے سم چقماق اور ان کی گاڑیاں گردباد کی مانند ہوں گی۔ وہ شیرنی کی مانند گرجیں گے۔ ہاں وہ جوان شیروں کی طرح دھاڑیں گے، وہ غرا کر شکار پکڑیں گے اور اسے بے روک ٹوک لے جائیں گے اور کوئی بچانے والا نہ ہو گا۔ اس روز وہ ان پر ایسا شور مچائیں گے جیسا سمندر کا شور ہوتا ہے (اس انجام کے بعد) اگر کوئی کوئی اس ملک (یعنی اسرائیل) پر نظر کرے تو بس اس میں اندھیرا اور تنگ حالی ہے اور روشنی اس کے بادلوں سے تاریک ہو جاتی ہے۔"[1]

اُن کی مزید کیفیت یوں بیان کی گئی:

"پس تمہارا (یعنی اسرائیلیوں کا) پیچھا کرنے والے تیز رفتار ہوں گے۔ ایک کی جھڑکی سے تمہارے ایک ہزار بھاگیں گے۔ پانچ کی جھڑکی سے تم ایسے بھاگو گے کہ تم اس علامت کی مانند جو پہاڑ کی چوٹی پر اور اس نشان کی مانند جو کوہ پر نصب کیا گیا ہو رہ جاؤ گے۔"[2]

آخر میں Bates اس جنگ کا نتیجہ بھی بیان کرتا ہے:

"کم ہی کبھی درندے اور اس کے مددگاروں کے خواب وخیال میں آیا ہو گا کہ میدان جنگ سے ان کو قیدی بنا کر اس انجام کی طرف لے جایا جائے گا جس کی طرف وہ بھاگ بھاگ کر جارہے تھے اور یہ کہ ان دونوں کو ابدی آتش کی جھیل میں عذاب سہنے کو زندہ ڈال دیا جائے گا، (آگے کے الفاظ بھی قابل غور ہیں) اور وہ "قدوسی" (یعنی پاکیزہ لشکر) جو

---

[1] یسعیاہ ۲۶:۵ تا ۳۰۔

[2] یسعیاہ 17-14,16-8:30,12۔

پریشانیوں میں مبتلا "پہاڑوں اور غاروں" میں چھپتے رہے، خود ان قدوسیوں نے بھی کم ہی کبھی سوچا ہو گا کہ آخر کار وہ بھی کسی دن سر اٹھائیں گے!"

غور کیجئے اور پھر غور کیجئے کہ آج کون ہے جو "جدید تہذیب" (ModernCivilization) کے علمبردار ہیں اور اُن کا دعویٰ ہے کہ " We are the Soul Supreme Power on the earth" اور جن کا یہ کہنا ہے کہ ہم "ایک بدمست ہاتھی کی طرح ہیں کہ ہمارے سامنے جو بھی آئے گا وہ ہمارے پیروں تلے کچلا جائے گا۔" اور دوسری طرف کون ہے جو دنیاوی لذات کو قربان کرکے، تکالیف اور پریشانیوں کا سامنا کرتے ہوئے پہاڑوں اور غاروں میں زندگی گزار رہے ہیں؟ فَاعْتَبِرُوا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ "پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو"۔

نوٹ: اس حوالے سے مزید مطالعہ کیجئے "یوم الغضب" از ڈاکٹر سفر الحوالی۔

غزوۂ ہندوستان کی فضیلت.........

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت کے دو لشکروں پر اللہ نے جہنم کی آگ حرام قرار دی ہے۔ ایک وہ لشکر جو ہندوستان پر حملہ کرے گا اور دوسرا جو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ساتھ دے گا"[1]

"میری امت کے کچھ لوگ ہندوستان سے جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرمائے گا حتیٰ کہ وہ ہندوستان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے پائیں گے، اللہ ان مجاہدین

[1] مسند احمد بن حنبل کتاب الجہاد، نسائی۔

کی مغفرت فرمائے گا (اور) جب وہ شام کی طرف پلٹیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں موجود پائیں گے۔"[1]

مندرجہ بالا حدیث سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے کہ جو لشکر حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی نصرت کے لئے نکلے گا وہ ہاتھ کے ہاتھ برصغیر پاک و ہند میں اللہ کے باغی اور ظالم و جابر حکمرانوں کا بھی اقتدار ختم کر کے اور ان کو اپنی قید میں لے کر روانہ ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ جلیل القدر صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس لشکر میں شرکت کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو نقل فرمایا:

"ضرور تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کرے گا، اللہ ان مجاہدین کو فتح عطا فرمائے گا حتیٰ کہ وہ ان (ہندوستان) کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اور اللہ ان (مجاہدین) کی مغفرت فرمادے گا۔ پھر جب وہ مسلمان واپس پلٹیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شام میں پائیں گے۔"

(اس پر) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو اپنا نیا اور پرانا سب مال بیچ دوں گا اور اس میں شرکت کروں گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا کر دی اور ہم واپس پلٹ آئے تو وہ میں ایک آزاد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا جو ملک شام میں (اس شان سے) آئے گا کہ وہاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائیگا۔ یارسول اللہ !اس وقت میری شدید خواہش ہو گی کہ میں ان کے پاس پہنچ کر انہیں

[1] "الفتن" از نعیم بن حماد رحمہ اللہ، باب غزوۃ الھند: ۱/۴۱۰، حدیث: ۱۲۳۹، ۱۲۰۱۔

بتاؤں کہ میں آپ ﷺ کا صحابی ہوں۔" (راوی کا بیان ہے) کہ رسول اللہ ﷺ (یہ بات سن کر) مسکرا پڑے اور ہنس کر فرمایا: "بہت مشکل، بہت مشکل۔"[1]

چنانچہ ایک اور جگہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "میرے جگری دوست رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ:

((يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْثٌ اِلَى السَّنْدِ وَالْهِنْدِ))

"اس امت میں سندھ اور ہند کی طرف لشکروں کی روانگی ہو گی۔"

(اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اگر مجھے کسی ایسی مہم میں شرکت کا موقع لگا اور میں شہید ہو گیا تو ٹھیک، اگر واپس لوٹا تو ایک آزاد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہو گا، جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد کر دیا ہو گا۔"[2]

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"نبی کریم ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا۔ (آگے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) "اگر مجھے اس میں شرکت کا موقع مل گیا تو میں اپنی جان و مال اس میں خرچ کر دوں گا

[1] "الفتن" از نعیم بن حماد رحمہ اللہ، باب غزوۃ الهند: ۴۰۹/۱۔۴۱۰، حدیث: ۱۲۳۸، ۱۲۳۶ واسنادہ ضعیف ومسند اسحق بن راهويه، قسم اول۔سوم: ۴۶۲/۱حدیث: ۵۳۷۔

[2] مسندا حمد: ۲/۳۶۹، مسندابوہریرہ رضی اللہ عنہ: ۸۴۶۷۔البداية والنهايةالابن كثير ،الاخبار عن غزوه الهند: ۶/۲۲۳۔

۔اگر قتل ہو گیا تو میں افضل شہداء میں شمار ہوں گا اور اگر واپس لوٹ آیا تو ایک آزاد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا۔"[1]

عراق پر اہل مغرب کے قبضے کی پیشن گوئی

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"وہ وقت قریب ہے کہ جب بنو قنطورا (یعنی اہل مغرب) تمہیں عراق سے نکال دیں ۔(راوی کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا کہ کیا پھر ہم دوبارہ (عراق) واپس آسکیں گے؟ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ آپ ایسا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ضرور۔انہوں نے فرمایا کہ ہاں (انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا)۔اور ان کے لئے (پھر) خوشحالی اور آسودگی کی زندگی ہوگی۔"[2]

عراق پر قابض اہل مغرب سے جنگ کرنے والوں کا اعلیٰ مقام

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"میری امت میں کچھ لوگ ایک ایسے علاقے میں اتریں گے جسے "بصرہ" کہا جائے گا اور یہ علاقہ ایک دریا کے قریب ہو گا جسے "دجلہ" کہا جائے گا اور اس دریا پر ایک "پل" ہو گا جس کے ساتھ مسلمان شہروں کے بہت سے لوگ ہوں گے ۔پھر جب آخری زمانہ آئے گا تو رومی (بنو قنطورا) پھیلے ہوئے چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے آئیں گے تو وہ دریا کے کنارے اتریں گے تو اس علاقے کے لوگ تین (۳) گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے:

---

[1] "السنن المجتبیٰ" و "السنن الکبریٰ" از امام بھیقی و امام نسائی۔

[2] الفتن نعیم بن حماد ج:۲ص:۶۷۹۔

(۱) ایک گروہ بیلوں کی دُم پکڑے زمین سے چمٹ جائے گا(یعنی دنیا ہی کمانے میں لگے رہے) ،تو یہ لوگ ہلاکت میں پڑ جائیں گے۔

(۲) ایک گروہ اپنے مفادات کے چکر میں پڑ جائے گا (یعنی اُن کفار سے دوستی اختیار کرلے گا تو) یہ لوگ کفر کے مرتکب ہوں گے۔

(۳) ایک گروہ اپنی اولاد کو پیچھے چھوڑ جائے گا اور ان دشمنوں سے قتال کرے گا۔یہی لوگ شہدا ہوں گے (یعنی یہی لوگ صرف کامیاب ٹھہریں گے اللہ کی نظر میں)"[1]

جب کبھی بھی مسلمانوں پر کفار حملہ آور ہوئے اور انہوں مسلمانوں کی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے ان کے علاقوں پر قبضہ کرلیا تو اُس معاشرے میں عموماً تین گروہ وجود میں آئے۔ہم اگر جائزہ لیں تو آج بھی بالکل یہی صورت ہے۔لیکن فیصلہ آج ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہم کس گروہ میں شامل ہونے کی سعی اور کوشش کر رہے ہیں.........؟

دریائے فرات(Euphrates) پر خونریز جنگ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عنقریب دریائے فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا۔لہٰذا جو بھی اس وقت موجود ہو،اس میں سے کچھ نہ لے۔"[2]

---

[1] سنن ابی داؤد۔

[2] صحیح بخاری ج:٦ص:٢٦٠٥۔سنن ترمذی ج:٤ص:٦٩٨۔عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ فرات سے سونے کا پہاڑ نہ نکلے۔ لوگ اس پر جنگ کریں گے اور ہر سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے۔ ہر ایک بچنے والا یہی سمجھے گا کہ شاید میں ہی اکیلا بچا ہوں۔“[1]

رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے پھر بھی خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہ ہو گا۔ اس کے بعد مشرق سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت سے جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس شدت سے جنگ نہ کی ہو گی۔ پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا خروج ہو گا۔ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لئے تمہیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔“[2]

مذکورہ بالا حدیث میں جس خزانے کا ذکر ہے اس سے مراد یا تو وہی فرات والا خزانہ ہے یا وہی خزانہ ہے جو کعبہ میں دفن ہے اور جس کو حضرت مہدی نکالیں گے۔ یہاں دو فریق پہلے سے اس خزانے کے لئے جنگ کر رہے ہوں گے۔ پھر مشرق ے سیاہ جھنڈے والے آئیں گے، جو صرف اسلام کی طلب میں آئیں گے جس کا بیان اوپر گذر چکا ہے۔

اہل یمن اور اہل شام کے لئے دعائیں

رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم ج:۴ص:۲۲۱۹۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔

[2] ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین و وافقہ الذھبی (مستدرک حاکم ج:۴ص: ۵۱۰۔ سنن ابن ماجہ ج:۲ص:۱۳۶۷۔

''اے اللہ! ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت عطا فرما ۔لوگوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے نجد میں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے شام میں برکت عطا فرما اور ہمارے یمن میں بھی۔ لوگوں نے پھر کہا ہمارے نجد میں بھی۔ راوی کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے کہ تیسری بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہاں زلزلے آئیں گے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا''۔[1]

''جب رومی جنگ عظیم (ملاحم) میں اہل شام سے جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ دو لشکروں کے ذریعے ان (اہل شام) کی مدد فرمائے گا ایک مرتبہ ستر ہزار سے اور دوسری مرتبہ اسی (۸۰) ہزار اہل یمن کے ذریعے، جو اپنی بند تلواریں (یعنی بالکل پیک اور نیا اسلحہ ہے) لٹکائے ہوئے آئیں گے۔ وہ کہتے ہوں گے کہ ہم پکے سچے اللہ کے بندے ہیں۔ ہم اللہ کے دشمنوں سے قتال کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ (اس جہاد کی برکت سے) ان لوگوں سے طاعون، ہر قسم کی تکلیف اور تھکاوٹ کو اٹھا لیں گے''۔[2]

شام اور یمن کی برکت تو آج بھی صاف نظر آرہی ہے کہ اللہ نے اس آخری معرکہ میں فلسطین و شام اور یمن کے مجاہدین کو جو حصہ عطا کیا ہوا ہے وہ آپ ﷺ کی دعا ہی کا اثر ہے۔ اس وقت دنیائے کفر کو ہلانے والے شام اور یمن کے ہی جانباز زیادہ ہیں۔ خود شیخ اسامہ بن لادن (رحمۃ اللہ علیہ) کا تعلق بھی یمن سے ہی ہے۔ یہ بھی قابل غور بات ہے کہ ''نجد'' کا علاقہ جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنہ ہوں گے اور شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا دراصل سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض اور اس کے ارد گرد کا علاقہ ہے اور اسی علاقے میں نصاریٰ (یعنی یورپ اور امریکہ) کی فوج کا عمل دخل سب سے زیادہ ہے۔

---

[1] بخاری شریف ۶۶۸۱، مسند احمد ۵۹۸۷، عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔

[2] الفتن نعیم بن حماد ج:۲ ص:۴۶۹، واسنادہ فیہ کلام۔

خروج مہدی کی نشانیاں

کالے جھنڈوں کے خلاف اہل مغرب کے لشکر کا سربراہ بنو کندہ کے ایک لنگڑا شخص ہو گا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ظہورِ مہدی کی علامت یہ ہے کہ (دوسری روایات کے مطابق خراسان سے کالے جھنڈوں کے نکلنے کے بعد اُن کے خلاف) مغرب سے آنے والے جھنڈے ہیں، جن کی قیادت ”کندہ“ کا ایک لنگڑا آدمی کرے گا۔“[1]

غور کرنے کا مقام ہے کہ کہیں دنیا یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ تو نہیں چکی کہ اہل مغرب اپنی فوج کا سربراہ ایک لنگڑے شخص کو بنائیں گے؟ شاید ایسا ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم

جامعہ الازہر یونیوسٹی کے استاد ”الاستاذ محمد جمال الدین“ اس روایت کے حوالے سے اپنی کتاب ”ھرمجدون“ (Armageddon) میں رقم طراز ہیں:

”مجھے گمان تک نہ تھا کہ امریکی ایک لنگڑے کا انتخاب کرکے اسے کمانڈر انچیف کے منصب پر فائز کریں گے، بلکہ میں اپنے دل ہی دل میں سمجھتا تھا کہ ”اعرج“ کے لفظ سے مراد ایک کمزور شخص ہے جس کی رائے میں کوئی وزن نہ ہو گا۔ میرے تو وہم گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ دنیا کی فوج کا سپہ سالار ایک لنگڑے کو بنانا روا سمجھیں گے جب میں نے دیکھا کہ جنزل رچرڈ مائرز (General Rchard Myres) بیساکھیوں پر چل کر آرہا ہے تاکہ وہ امریکی عوام کے سامنے افغانستان کے خلاف بری، بحری اور فضائی آپریشن کا اعلان کرے تو میرے منہ سے نکل گیا، اللہ اکبر! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سچ فرمایا ہے۔“

خروج مہدی سے پہلے نفس زکیہ کی شہادت

[1] الفتن نعیم بن حماد: ۲۰۵۔

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے یہ بیان کیا ہے کہ :''مہدی اس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک ''نفس زکیہ''(یعنی بہت ہی پاکیزہ اور نیک ہستی) کو قتل نہ کر دیا جائے، چناچہ جب نفسی زکیہ قتل کر دیئے جائیں گے تو آسمان والے اور زمین والے ان کے قاتلوں پر غضب ناک ہو جائیں گے، اس کے بعد لوگ حضرت مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں نئی دلہن کی طرح منائیں گے جیسے اس کو حجلہ عروسی میں لے جایا جاتا ہے ۔وہ زمین کو عدل و انصاف بھر دیں گے۔زمین اپنی پیداوار اُگادے گی اور آسمان خوب بَرسے گا اور ان کے خلافت میں امت ایسی خوشحال ہو گی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہو گی۔''[1]

گویا محسوس ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ایسی عظیم ہستی ہو گی جو نہ صرف اہل ایمان کے نزدیک محبوب اور پسندیدہ ہو گی بلکہ اللہ رب العزت کے نزدیک بھی اُس کا بہت بڑا مقام ہو گا اور فرشتے بھی اُس کو بہت محبوب رکھتے ہوں گے۔ چناچہ اُن کی شہادت پر زمین اور آسمان والے انتہائی غضبناک ہو کر انتقام کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم

حج کے موقع پر منیٰ میں قتل عام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ذی قعدہ کے مہینے میں قبائل کے درمیان کشمکش اور معاہدہ شکنی ہو گی چنانچہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور ''منیٰ''میں جنگ ہو گی۔بہت زیادہ قتل عام اور خون خرابہ ہو گا یہاں تک کہ عقبہ جمرہ پر بھی خون بہہ رہا ہو گا۔نوبت یہاں تک آئے گی کہ حرم والا(یعنی حضرت مہدی) بھی بھاگ جائیں گے اور (بھاگ کر)وہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان آئیں گے

[1] مصنف ابن ابي شيبه ج:۷ص:۵۱۴ واسناده فيه كلام ـ

اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی، اگرچہ وہ اس کو پسند نہ کر رہے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اگر آپ نے بیعت لینے سے انکار کیا تو ہم آپ کی گردن اڑادیں گے۔ چنانچہ پھر بیعت کریں گے بیعت کرنے والوں کی تعداد اہل بدر کے برابر ہو گی۔ ان (بیعت کرنے والوں) سے زمین و آسمان والے خوش ہوں گے۔"[1]

مستدرک کی ہی دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"جب لوگ بھاگے بھاگے حضرت مہدی کے پاس آئیں گے تو اس وقت حضرت مہدی کعبہ سے لپٹے رو رہے ہوں گے۔ (حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) گویا میں اُن کے آنسوں دیکھ رہا ہوں۔"

رمضان میں دھماکہ کی آواز اور اس کے بعد دو اعلان کرنے والوں کا اعلان کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"رمضان میں ایک زبردست آواز آئے گی۔ صحابی نے پوچھا "یارسول اللہ! یہ آواز رمضان کے شروع میں ہو گی، یا درمیان میں یا آخر میں؟" آپ انے فرمایا 'نصف رمضان میں۔ جب نصف رمضان میں جمعہ کی رات ہو گی تو آسمان سے ایک (زوردار) آواز آئے گی جس سے ستر ہزار (یعنی بے شمار) لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور ستر ہزار بہرے ہو جائیں گے (ایک اور روایت کے مطابق :"ستر ہزار راستہ بھٹک جائیں گے، ستر ہزار اندھے

[1] المستدرک علی الصحیحین ج:۴ص:۵۴۹ واسنادہ فیہ کلام۔

ہو جائیں گے ،ستر ہزار گونگے ہو جائیں گے اور ستر ہزار لڑکیوں کی بکارت زائل ہو جائی گی۔"بحوالہ السنن الواردۃ الفتن)۔صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ" یارسول اللہ! تو آپ کی امت میں سے اس آواز سے محفوظ کون رہے گا؟"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جو(اس وقت)اپنے گھروں میں رہے اور سجدوں میں گر کر پناہ مانگے اور زور زور سے تکبیریں کہے ،پھر اس کے بعد ایک اور آواز آئے گی۔پہلی آواز جبرائیل کی ہوگی اور دوسری آواز شیطان کی ہوگی۔(پھر فرمایا کہ واقعات کی ترتیب یہ ہوگی کہ)آواز رمضان میں ہوگی اور"مَعْمَعَۃُ"(دراصل جنگ کی گھن گرج یا شورابہ ہوگا جو کہ)شوال کے مہینے میں ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل عرب بغاوت کریں گے اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔رہا محرم کا مہینہ تو محرم کا ابتدائی حصہ میری امت کے لئے آزمائش ہے اور اس کا آخری حصہ میری امت کے لئے نجات ہے۔اس دن وہ سواری مع کجاوے کے جس پر سوار ہو کر مسلمان نجات پائے گا،اس کے لئے ایک لاکھ سے زیادہ قیمت والے اس مکان سے بہتر ہوگی جہاں کھیل و تفریح کا سامان ہو۔"[1]

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اس سال(یعنی حضرت مہدی کے خروج کے سال)دو اعلان کرنے والے اعلان کریں گے۔آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔اے لوگو!تمہارا امیر فلاں شخص ہے اور (اس کے برعکس) زمین سے اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اس(پہلے اعلان کرنے

[1] المعجم الکبیر ج:۱۸ص:۳۳۲ واسنادہ فیہ کلام۔

والے) نے جھوٹ کہا ہے۔ چنانچہ نیچے والے (یعنی) اعلان کرنے والے لڑائی کریں گے، یہاں تک کہ درختوں کے تنے خون سے سرخ ہو جائیں گے۔"[1]

مہدی کون ہوں گے.........؟

احادیث نبویہ ﷺ سے ہمارے سامنے حضرت مہدی کی شخصیت اور ان کے ظہور کا جو نقشہ آتا ہے کہ وہ عرب کے ایک قائد اور ایک رہنما کی حیثیت سے ابھریں گے۔ ان کا نام محمد اور ان کے والد کا عبد اللہ ہو گا۔ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"زمین جب ظلم و جور سے بھر جائے گی۔ اللہ میری اولاد میں سے ایک آدمی بھیجے گا جس کا نام وہ ہی ہو گا جو میرا ہے۔ اس کے باپ کا نام وہی ہو گا جو میرے باپ کا ہے۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بالکل بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ نہ آسمان اپنی بوند ذرہ برابر بھی روکے گا اور نہ زمین اپنی نباتات روکے گی۔ وہ تمہارے درمیان سات یا آٹھ برس یا زیادہ سے زیادہ نو برس تک ٹھہرے گا۔"[2]

"مہدی مجھ میں سے ہو گا (یعنی میرے اولاد سے ہو گا) اس کی ناک درمیان سے بلند ہو گی، پیشانی کشادہ ہو گی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ وہ سات برس تک حکمرانی کرے گا۔"[3]

---

[1] الفتن نعیم بن حماد کی یہ روایت ضعیف ہے مگر الفتن ہی میں دوسری سند سے روایت بھی آئی ہے جس میں کوئی نقص نہیں۔

[2] حدیثِ صحیح۔ طبرانی، بزار، ابو نعیم۔

[3] حدیثِ حسن ابوداؤد، مستدرکِ حاکم۔

”دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک عرب میں میری اولاد میں سے ایک شخص کی حکومت قائم ہو گی جس کا نام میرے نام پر ہو گا۔“[1]

حضرت مہدی کی بیعت اور وقت کا حکمران سفیانی کا اُن کے خلاف لشکر بھیجنا.........

”جب راستے بند ہو جائیں گے اور فتنوں کا دور دورہ ہو گا تو مختلف اطراف سے سات (۷) عالم نکلیں گے۔ انہوں نے ملاقات کے لئے وقت کا تعین نہیں کیا ہو گا۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر ۳۱۰ سے کچھ زیادہ آدمی بیعت کریں گے۔ وہ مکہ میں جمع ہوں گے۔ جہاں ساتوں کی ملاقات ہو گی اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کیسے آنا ہوا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم اس آدمی کی تلاش میں آئے ہیں جس کے ہاتھوں فتنوں کا فرو ہونا چاہیے اور جس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہو گا۔ ہمیں اس کا حلیہ، اس کا نام اور اس کے باپ کا نام معلوم ہے۔ ساتوں اس بات پر اتفاق ہو گا اور وہ اسے تلاش کریں گے۔ وہ اسے مکہ میں رکن یمانی (حجرِ اسود) کے قریب پالیں گے اور کہیں گے ہمارا گناہ تم پر ہو گا اور ہمارا خون تیری گردن پر، اگر تم بیعت کے لئے ہاتھ نہ پھیلاؤ گے۔ سفیانی کا لشکر ہماری تلاش میں نکل پڑا ہے۔ تب وہ رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر اپنا ہاتھ بڑھائے گا۔ اس کے ہاتھ پر بیعت ہو گی اور اللہ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا۔ وہ ایسی قوم کو لے کر روانہ ہو گا جو دن کو شیر معلوم ہوتے ہیں اور رات کو گوشہ نشین زاہد۔“[2]

---

[1] جامع ترمذی۔

[2] عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ کتاب الفتن، باب اجتماع الناس بمکۃ و بیتھم للمھدی، ص ۲۱۴ از امام ابو عبد اللہ نعیم بن حماد۔

"ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خواب میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم حرکت کرنے لگا تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آیا آپ نے خواب میں ایسی بات کی جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عجیب بات ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ قریش کے ایک آدمی کو پکڑنے کیلئے بیت اللہ کی طرف جارہے ہیں۔ اس آدمی نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوئی ہے۔ جب وہ (پکڑنے والے) کھلے میدان میں ہوں گے تو وہ زمین میں دھنس جائیں گے۔"[1]

"ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا۔ اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ ابھی وہ وہیں (میدان) میں ہوں گے کہ زمین میں دھنس جائیں گے۔"[2]

"اس گھر (بیت اللہ) کی پناہ میں کچھ لوگ میں آئیں گے، وہ محفوظ نہیں ہوں گے، نہ ان کے پاس لڑنے کے لئے فوج ہو گی نہ سامان جنگ، ان کی طرف ایک فوج بھیجی جائے گی، جب وہ فوج کھلی جگہ پر ہو گی تو زمین میں دھنس جائے گی۔"[3]

پانچ جنگ عظیم

حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (دنیا کی بتداء سے آخر دنیا تک) کل پانچ جنگِ عظیم ہیں۔

جن میں سے دو تو (اس امت سے پہلے) گذر چکیں ہیں اور تین اس امت میں ہوں گی۔

---

[1] بخاری و مسلم۔

[2] مسلم، کتاب الفتن۔

[3] صحیح مسلم۔

(۱)ترک جنگ عظیم

(۲)رومیوں سے جنگ عظیم اور

(۳)دجال سے جنگ عظیم اور دجال والی

جنگ عظیم کے بعد کوئی جنگِ عظیم نہ ہوگی''۔[1]

افسوس کا مقام ہے کہ آج مسلمان اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے ایک ہونے والی حقیقت کے لئے خود کو تیار نہیں کر رہے لیکن کفر اس کا اعلان واضح اور دوٹوک الفاظ میں کر رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ کے دانشور چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ تیسری عالمی جنگ Third World War کسی بھی وقت شروع ہونے والی ہے۔ اس کے برعکس آج ہمارے پڑھے لکھے اور خاص کر دیندار حضرات کہتے ہیں کہ کفار کے ساتھ آج جہاد کا یعنی ''قتال'' کا زمانہ نہیں رہا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص اس انتظار میں ہے کہ حضرت مہدی کے آنے کے بعد جب وہ جنگ عظیم کا اعلان کریں گے تو تب اُس کی تیاری کریں گے تو اُس کو جان لینا چاہیے کہ ایسا شخص انتظار ہی کرتا رہے گا کیونکہ حضرت مہدی کا خروج ایک ایسے وقت ہو گا جب جنگ چھڑ چکی ہوگی۔

جنگ عظیم میں مسلمانوں کا ہیڈ کوارٹر

جنگِ عظیم جس کو رسول اللہ ﷺ نے ''الملحمة العظمة'' اور ''الملحمة الکبریٰ'' بھی کہا ہے، اس وقت مسلمانوں کا مرکز کے حوالے سے فرمایا:

''جنگ عظیم کے وقت مسلمانوں کا خیمہ (فیلڈ ہیڈ کوارٹر) شام کے شہروں میں سب سے اچھے شہر دمشق کے قریب ''الغوطہ'' کے مقام پر ہو گا''۔[1]

---

[1] ''الفتن'' نعیم بن حماد ،ج:۲ص:۵۴۸۔السنن الواردة فی الفتن واسنادہ صحیح۔

الغوطہ (Al Ghutah) شام کے دارالحکومت دمشق سے مشرق میں تقریباً ساڑھے آٹھ کلومیٹر ہے۔ گو کہ اس وقت شام میں بھی کوئی اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہ حکومت نہیں ہے مگر انشاء اللہ جلد ہی وہاں اسلام کے شیدائیوں کا غلبہ ہو گا۔

جنگ عظیم کا احوال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت سے پہلے یہ واقعہ ضرور ہو کر رہے گا کہ "اہل روم" اعماق یا دابق (جو کہ شام کے شہر حلب کے قریب واقع ہے) پہنچ جائیں گے، ان کی طرف ایک لشکر "مدینہ" سے پیش قدمی کرے گا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہو گا۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہو جائیں گے تو رومی (مسلمانوں سے) سے کہیں گے تم ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لائے ہیں، ہم انہی سے جنگ کریں گے۔ مسلمان کہیں گے کہ نہیں اللہ کی قسم! ہم ہرگز تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے، اس پر تم ان سے جنگ کرو گے۔ اب ایک تہائی (1/3) مسلمان تو بھاگ کھڑے ہوں گے جن کی اللہ کبھی توبہ قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے۔ باقی ایک تہائی فتح حاصل کر لیں گے (لہٰذا اس معرکہ میں ثابت قدمی کے اجر میں) یہ آئندہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد قسطنطنیہ کو فتح کریں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر لٹکا کر ابھی مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ شیطان ان میں چیخ کر یہ آواز لگائے گا کہ "مسیح دجال" تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے۔ یہ سنتے ہیں یہ لشکر روانہ ہو جائے گا اور یہ خبر اگرچہ غلط ہو گی لیکن جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو واقعی دجال نکل

[1] سنن ابو داؤد ج:۴ص:۱۱۱، مستدرك حاكم ج:۴ص:۵۳۲، عن ابی دردا رضی اللہ عنہ واسنادہ صحیح۔

آئے گا۔ابھی مسلمان جنگ کی تیاری اور صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے کہ نماز فجر کی اقامت ہو جائے گی اور فوراً بعد ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہالسلام نازل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے امیر (دیگر احادیث کے مطابق حضرت مہدی) کو ان کی (یعنی مسلمانوں کی)امامت کا حکم فرمائیں گے۔اللہ کا دشمن (دجال)حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر گھلنے لگے گا جیسے نمک گھلتا ہے، چنانچہ وہ اگر اس کو چھوڑ بھی دیتے تو وہ اسی طرح گھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کو انہی کے ہاتھوں قتل کرائے گا اور وہ لوگوں کو اس کا خون دکھلائیں گے جو ان کے نیزے میں لگ گیا ہو گا"۔[1]

"حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہداء بحری جہاد کے شہداء اور اعماقِ انطاکیہ کے شہداء اور دجال کے خلاف لڑتے ہوئے مارے جانے والے شہداء ہیں"۔[2]

ان جنگوں کے شہداء کے بارے میں ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:

"چنانچہ وہ ایک تہائی جو اِس جنگ میں شہید ہوں گے ان کا ایک شہید، شہداء بدر کے دس شہیدوں کے برابر ہو گا، شہداء بدر کا ایک شہید ستّر کی سفارش کرے گا جبکہ ملاحم (ان خطرناک جنگوں) کا شہید سات سو کی شفاعت کرے گا"۔[3]

"جو دجال کے یا اس کے لوگوں کے ہاتھوں شہید ہوں گے ان کی قبریں تاریک اور گھٹا ٹوپ راتوں میں چمک رہی ہوں گی۔"[1]

---

[1] صحیح مسلم ج:۴ص:۲۲۲۱/ابن حبان ج:۱۵ص:۲۲۴۔عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔

[2] الفتن نعیم بن حماد ج:۲ص:۴۹۳ واسنادہ فیہ کلام۔

[3] الفتن نعیم بن حماد ج:۱ص۴۱۹۔

وضاحت: مندرجہ بالا حدیث مذکور فضیلت جزوی ہے ورنہ شہداء بدر کا مقام تمام شہداء سے بڑھ کر ہے۔

جنگ عظیم میں روم کے خلاف فدائی معرکے.........

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"قیامت سے پہلے پہلے ایسا ضرور ہو گا کہ نہ میراث تقسیم ہو گی نہ مالِ غنیمت کی خوشی ہو گی۔ (پھر اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ شام کے مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے ایک زبردست دشمن جمع ہو کر آئے گا۔ ان سے جنگ کرنے کے لئے مسلمان بھی جمع ہو جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ دشمن سے آپ کی مراد "روم" والے ہیں تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہاں"۔ چنانچہ وہاں زبردست جنگ ہو گی۔ مسلمان اپنی فوج سے ایسی جماعت کا انتخاب کر کے دشمن کے مقابلے میں بھیجیں گے جس سے یہ طے کریں گے کہ یا مر جائیں گے یا فتح یاب ہوں گے۔ چناچہ دونوں میں لڑائی ہو گی۔ حتیٰ کہ رات دونوں میں حائل ہو جائے گی اور دونوں فریق اپنی اپنی پناہ گاہوں میں چلے جائیں گے۔ نہ ان کو غلبہ ہو گا نہ وہ غالب آئیں گے اور وہ فدائی دستہ (جو آج لڑا تھا) شہید ہو جائے گا۔ پھر مسلمان (دوبارہ) اپنی فوج میں سے ایسی جماعت کا انتخاب کر کے دشمن کے مقابلے میں بھیجیں گے جس سے یہ طے کریں گے کہ مر جائیں گے یا فتح یاب ہوں گے۔ چنانچہ جنگ ہو گی حتیٰ کہ رات دونوں کے درمیان حائل ہو جائے گی اور یہ دونوں اپنی اپنی پناہ گاہوں کی طرف چلے آئیں گے نہ یہ غالب ہوں گے اور نہ وہ، اور اس دن بھی لڑنے والے شہید ہو جائیں گے۔ پھر مسلمان (تیسری بار) اپنی فوج سے ایسی جماعت کا انتخاب کر کے دشمن کے مقابلے کے لئے بھیجیں گے جس سے یہ طے کریں گے کہ یا مر جائیں گے یا فتح یاب ہوں

[1] الفتن نعیم بن حماد۔

گے چنانچہ شام تک جنگ ہوتی رہے گی اور یہ دونوں پھر اپنی اپنی پناہ گاہ کی طرف چلے جائیں گے ،نہ یہ غالب ہوں گے نہ وہ، اور اس دن بھی لڑنے والے شہید ہو جائیں گے۔ چوتھے روز بچے کچھے مسلمان بھی جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا۔ اس روز ایسی زبردست جنگ ہو گی کہ اس سے پہلے ایسی جنگ نہ دیکھی گئی ہو گی۔ اس جنگ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ میدان جنگ میں مرنے والے کی لاشوں کے اوپر سے پرندہ گزرنا چاہے گا (مگر لاشوں کی اتنی کثرت ہو گی وہ تھک ہار کر اترنے کی جگہ نہ ملنے کے باعث) مر کر گر پڑے گا۔ جنگ میں شریک ہونے والے لوگ اپنے کنبے کے آدمیوں کو شمار کریں گے تو سو میں سے ایک آدمی جنگ سے بچا ہو گا۔ پھر فرمایا اس حال میں کیا مالِ غنیمت لے کر دل خوش ہو گا اور کیا ترکہ (مرنے والا جو چھوڑ کر جائے) بانٹنے کا دل چاہے گا؟ پھر فرمایا اسی دوران ایک ایسی جنگ کی خبر سنیں گے جو پہلی جنگ سے زیادہ سخت ہو گی۔ دوسری خبر یہ سنیں گے کہ دجال نکل آیا ہے جو (ان کے پیچھے) ان کے بچوں کو فتنے میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ یہ سن کر مسلمان مال و دولت پھینک دیں گے اور اپنے گھروں کی خبر گیری (اور دجال کے بارے میں پتہ کرنے) کے لئے اپنے آگے دس سوار بھیجیں گے تا کہ دجال کی صحیح خبر لائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں اُن سواروں کو اور اُن کے والدین کے نام اور گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں''۔[1]

نوٹ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک مفصل حدیث میں یہ ذکر ہے کہ ''جنگ اعماق ''میں اللہ تعالیٰ کافروں پر فرات کے ساحل سے ''خراسانی'' کمانوں کے ذریعے تیر برسائے گا۔''[2]

[1] صحیح مسلم ج:۴ص:۲۲۲۳۔ مستدرک ج:۴ص۵۲۳۔ مسند ابی یعلی ج:۹ص:۲۵۹۔

[2] السنن الواردۃ فی الفتن ج:۵ص:۱۱۱۰۔

امریکہ اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں سے اپیل

یہ وہ حالات ہیں جن سے اس دنیا کا اور خاص کر مسلمانوں کا سابقہ پیش آنے والا ہے۔ اس آنے والے طوفان کی وسعت اور ہلاکت خیزی کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ مغرب اور امریکہ میں آسودہ حال مسلمان بھی اس کے فتنہ انگیزیوں سے بچ نہ سکیں گے بلکہ حالات کی سنگینی بتلا رہی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے مال اور جان کی حفاظت کرنا اور زندگی گزارنا مشکل ہو جائے گا۔ اس حوالے سے جامعۃ الازہر کے پروفیسر امین محمد جمال الدین 9/11 کے بعد اپنی کتاب میں ''امریکہ اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں سے اپیل'' کے عنوان سے ایک فصل باندھتے ہوئے کہتے ہیں:

''اپنے ملک اور وطن کی طرف چلے آؤ۔ اپنا بستر بوریا باندھ لو، ارادوں کو پختہ کر لو۔ لوٹتے ہوئے، توبہ کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد و ثناء کرتے ہوئے کوچ کر جاؤ۔ تم وہاں (امریکہ اور یورپ) پُر امن اور خوشحال زندگی گزار رہے تھے، آج وہاں خوف و ایذا کی فضا ہے، اور کل جو رہ جائے گا قتل و غارت گری کا شکار ہو جائے گا۔ ہاں! قتل و فنا۔ اسی بات سے تمہارے محبوب و معصوم نبی ﷺ نے آگاہ کیا ہے اور ہم اس خطرناک اور اہم بیان میں تبلیغ کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ نعیم بن حماد نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو عرب باقی رہ جائیں گے رومی اُن پر لپک پڑیں گے اور اُن کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ ''روم'' کی سرزمین میں کوئی عرب مرد، عورت یا بچہ قتل ہوئے بغیر باقی نہ بچے گا۔''[1]

محبوب نبی ﷺ کے اس قول کی طرف دھیان دو: ''نہ عربی مرد، نہ عربی عورت اور نہ عربی بچہ''۔

[1] كتاب الفتن، باب الاعماق وفتح القسطنطنية، ص٢٦٠۔

آپ ﷺ نے مسلم اور مسلمہ نہیں کہا۔ آپ ﷺ نے صرف عربی اور عربیہ کہا ہے، کیونکہ رومی ان پر لپکیں گے جس کا عربی ناک نقشہ ہو گا، خواہ وہ عیسائی کیوں نہ ہو اور نماز بھی نہ پڑھتا ہو، وہ بغیر تمیز کے ہر ایک کو قتل کر دیں گے۔ سلسلہ کلام نفی میں ہے اور اسم نکرہ استعمال ہوا ہے جو عمومیت کا فائدہ دیتا ہے، یعنی ان ممالک میں جو بھی رہ گیا اور اپنے وطن نہ لوٹا تو بالکل نہ بچ پائے گا۔"

اس بات کا ہم نے عملی مظاہرہ برطانیہ میں ایک ائیر پورٹ پر مبینہ حملے کے بعد دیکھنے میں آیا کی لندن کی دیواروں پر یہ نعرے لکھے گئے کہ "سب پاکستانیوں کو مار دو" سوائے عقل والوں! عبرت حاصل کرو۔

مجاہدین کے نعروں سے روم (ویٹی کن Vatican City) کا فتح ہونا

"ایک دن نبی کریم ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) پوچھا کہ کیا تم نے کسی ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کے ایک طرف سمندر اور دوسری طرف جنگل ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں آئے گی جب تک کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ نہیں کر لیں گے۔ چنانچہ حضرت اسحاق کی اولاد میں سے وہ لوگ (جنگ ارادے سے) اس شہر میں آئیں گے، تو اس شہر کے (نواحی علاقے میں) پڑاؤ ڈالیں گے۔ (اور شہر کا محاصرہ کر لیں گے) لیکن وہ لوگ شہر والوں سے ہتھیاروں کے ذریعے جنگ نہیں کریں گے اور نہ ان کی طرف تیر پھینکیں گے بلکہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کریں گے اور شہر کی دو طرف کی دیواروں میں سے ایک دیوار گر پڑے گی۔ (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہاں سمندر کی جانب والی دیوار کہا تھا)۔ اس کے بعد رسول ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ لوگ دوسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر لگائیں گے تو شہر کی دوسری جانب والی دیوار بھی گر جائے گی۔ اس کے بعد وہ لوگ تیسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ

واللہ اکبر کا نعرہ بلند کریں گے تو ان کے لئے شہر میں داخل ہانے کا راستہ کشادہ ہو جائے گا اور وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر وہ مال غنیمت جمع کریں گے اور اس مالِ غنیمت کو آپس میں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک یہ آواز آئے گی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ دجال نکل آیا ہے، چنانچہ وہ سب کچھ چھوڑ کر (دجال سے لڑنے کے لئے) واپس لوٹ آئیں گے"۔[1]

یہاں حدیث میں جس شہر کا تذکرہ ہے اس سے مراد روم میں واقع "ویٹی کن" شہر ہے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی جس اولاد کا تذکرہ اوپر حدیث میں آیا ہے جو کہ اللہ کے حکم سے حلقہ بگوش اسلام ہو جائی گی۔ حدیث میں شہر کے دروازوں اور دیواروں کا ذکر ہے تو دیواروں سے مراد حقیقی دیوار بھی ہو سکتی ہے اور اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ دیوار سے مراد اس شہر کا دفاعی نظام ہو۔ اس طرح دروازوں سے مراد اس شہر میں داخل ہونے والے راستے بھی ہو سکتے ہیں۔

حضرت مہدی کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگیں

حضرت مہدی کے دور میں لڑی جانے والی جنگوں میں ایک بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ حضرت مہدی کے وقت جنگ عظیم ہو گی، یعنی حق اور باطل کا آخری معرکہ ہو گا جس میں دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گا جب تک کہ اس کی قوت ختم نہ ہو جائے۔ لہٰذا یہ جنگ عظیم کئی بڑی جنگوں پر مشتمل ہو گی۔ نیز صرف حضرت مہدی کے علاقے تک محدود نہیں ہو گی بلکہ یہ جنگ بیک وقت کئی محاذوں پر چل رہی ہو گی۔ جن میں ایک محاذ تو وہ ہو گا جس پر خود حضرت مہدی کمانڈ کر رہے ہوں گے۔ دوسرا محاذ فلسطین ہو گا اور تیسرا عراق کا ہو گا، جس کو دریائے فرات والا محاذ کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بڑا محاذ ہندوستان کا ہو گا۔ اس کے علاوہ بھی کئی چھوٹے محاذ ہو سکتے ہیں۔ البتہ ان تمام محاذوں مرکزی کمانڈ دمشق کے قریب "الغوطہ" کا مقام پر حضرت مہدی کے ہاتھ میں ہو گی اور ہر محاذ کے کمانڈر سے حضرت مہدی کا رابطہ ہو گا۔

---

[1] مسلم ج:۴ص:۲۲۳۸۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔

عسکری امور پر نظر رکھنے والے اس بات کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کیونکہ آج بھی مجاہدین اسی طرح دشمن کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ مرکزی کمانڈ کہیں ایک جگہ ہے اور ان کے تحت جگہ جگہ مجاہدین دشمن پر یلغار کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے آنے والے احادیث کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ نیز یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ ان جنگوں کو بیان کرتے وقت نبی کریم ﷺ نے کبھی تو پوری کی پوری تاریخ الفاظ میں بیان کر دی اور کہیں تھوڑی تفصیل اور کبھی بہت تفصیل بیان کی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ واقعات کی ترتیب میں تضاد (Contradiction) محسوس ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں تضاد نہیں۔

کیا ان جنگوں میں اسرائیل برباد ہو جائے گا؟

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دجال کی آمد سے قبل ہونے والی جنگوں میں اس خطہ میں متحدہ دشمنوں کو مکمل طور پر شکست ہو جائے گی؟ اگر مکمل شکست ہو گی تو اسرائیل قائم رہے گا یا ختم ہو جائے گا؟ جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے تو احادیثِ مبارکہ میں غور کرنے کے بعد یہ بات زیادہ مناسب لگتی ہے کہ اس خطہ میں موجود دشمن مکمل طور پر شکست کھا جائے گا، کیونکہ صحیح احادیث سے یہ بات واضح ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں مکمل امن و امان اور خوشحالی ہو گی اور یہ اس صورت میں ہی ممکن ہے کہ جب دشمن ان علاقوں سے بھاگ جائے۔ نیز فتح قسطنطنیہ اور فتح روم کے بعد والی حدیثیں بھی اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ عرب کے خطے میں موجود دشمن شکست کھا جائے گا۔ اب رہا اسرائیل کا مسئلہ تو یہ واضح ہے کہ جب کافروں کی متحدہ فوجوں کا خوفناک جنگوں کے بعد مار پڑے گی تو اس میں اسرائیل کی قوت بھی ختم ہو جائے گی۔ دجال کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کسی بات پر غصہ میں آ کر نکلے گا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"دجال کسی بات پر غصہ ہو کر نکلے گا"[1]

ممکن ہے جب کافروں واضح شکست ہو جائے تب دجال غصہ کی حالت میں نکلے اور شکست خوردہ کفریہ طاقتیں دوبارہ اس کے ساتھ اکٹھا ہو جائیں گی۔ یہاں ہم خود یہود کی کتابوں سے مختصر حوالے پیش کر رہے ہیں جس سے صاف پتہ چلتا ہے یہودیوں کی ناپاکی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسرائیل کو تباہ برباد کر دے گا۔ اگرچہ یہود ان واضح آیات میں تاویلیں کرتے ہیں۔ اسرائیل میں واپسی کے جس دن کا یہودی انتظار کر رہے ہیں۔ اس دن کے بارے میں خود ان کی کتابوں میں عجیب و غریب نقشہ کھینچا ہے۔ لیکن یہودی اپنی فطری چالبازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کو غلط معنی پہنا کر لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، لیکن وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ توراتی صحیفوں میں ان کی بدکرداریوں اور ظلم و ستم کا تذکرہ یوں آتا ہے:

"اے یعقوب کے سردارو اور بنی اسرائیل کے حاکموں سنو! کیا مناسب نہیں کہ تم عدالت سے واقف ہو؟ تم نیکی سے عداوت اور بدی سے محبت رکھتے ہو اور لوگوں کی کھال اتارتے اور ان کی ہڈیوں پر سے گوشت نوچتے ہو اور میرے لوگوں کا گوشت کھاتے ہو اور ان کی کھال اتارتے اور ان کی ہڈیوں کو توڑتے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہو گویا وہ ہانڈی اور دیگ کے لئے گوشت ہیں۔"[2]

"تم اے جادوگرنی کے بیٹو! اے زانی اور فاحشہ کے بچو! ادھر آگے آؤ۔ تم کن (نیک)لوگوں پر ٹھٹھا مارتے ہو؟ تم کس پر منہ پھاڑتے اور زبان نکالتے ہو؟ کیا تم باغی اولاد اور دغا

[1] مسند احمد ج:٦ص: ٢٨٣۔

[2] میکاہ کا صحیفہ، باب ٢ آیت ١ تا ٥ اور ٩ تا ١٠۔

باز نسل نہیں ہو، جو بتوں کے ساتھ ہر ایک درخت کے نیچے اپنے آپ کو برانگیختہ کرتے اور وادیوں میں چٹانوں کے شگافوں کے نیچے بچوں کو ذبح کرتے ہو؟[1]

ان کی کتاب میں ہی ان کے انجام کے بارے میں "ایزاخیل" میں آتا ہے:

"پھر اللہ کہتا ہے کہ کیونکہ تم لوگ میرے نزدیک کھوٹے سکے ثابت ہوئے ہو، اس لئے تمہیں یروشلم میں جمع کروں گا جیسے لوگ سونا، چاندی، لوہا اور کانسی کو آگ میں ڈالنے کے لئے جمع کرتے ہیں، اسی طرح میں تمہیں غصہ اور غضب کے درمیان جمع کروں گا، اور پھر تمہیں پگھلادوں گا، میں تم پر اپنے غضب کی آگ بھڑکادوں گا اور تم اس میں پگھل جاؤ گے پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے رب نے تمہارے اوپر غضب نازل کیا ہے۔"[2]

"ان کی تباہی اور سزا کے اعلان کے بعد، جس کے بعد ان کی لاشیں کھلے آسمان تلے ڈالدی جائیں گی، جہاں گدھ اور کیڑے مکوڑے ان کو کھالیں گے حتیٰ کہ ان کے بادشاہوں اور لیڈروں کی ہڈیاں بھی گل جائیں گی اور زمین پر کوڑے کرکٹ کی طرح پھیل جائے گی۔"[3]

یہودی اپنے یروشلم میں جمع ہونے کو اپنی آزادی اور فتح کا دن کہتے ہیں۔ حالانکہ ان کی کتابوں کے مطابق یہ دن ان کی تباہی اور بربادی کا دن ہو گا۔ ان کی کتاب "زیفے نیاہ"(Zephaniah) میں ہے:

" تم لوگ خود کو اکٹھا کرو۔ ہاں، اکٹھا کرو خود کو تم لوگ اے اللہ کے ناپسندیدہ انسانوں! قبل اس کے کہ اللہ کا فیصلہ آجائے یا دن بھوسے کی طرح گزر جائے یا اللہ کا غضب تم پر نازل ہو جائے یا قبل اس کے کہ اللہ کے غضب کا دن تمہارے سامنے آجائے۔"

[1] یسعیاہ:۳:۵۷۔۶۔

[2] 22-22:19

[3] 8:3

اس ناپاک قوم کے بارے میں آخری اقتباس ''ایزاخیل سے پیش کیا جارہا ہے تاکہ یہودیوں کی غلامی کرنے والوں کو پتہ چلے کہ ان کے آقا کے آقا کتنی ''معزز اور مہذب'' قوم ہیں۔ ایزاخیل میں ہیں:

''تم نے میری مقدس چیزوں کو خراب اور میرے بہت سے احکامات کو روندا ہے۔ تیرے اندر ہی وہ لوگ ہیں جو خون بہانے کے لئے بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔ تیرے اندر ہی رہ کر وہ قحبہ خانے (Pub) چلاتے ہیں۔ تیرے اندر ہی ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے باپوں کی شرم وحیاء والی جگہوں کو کھولتے ہیں۔ تیرے اندر ہیں کے لوگ حائضہ عورتوں سے لطف اٹھاتے ہیں۔ کوئی پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے، کوئی اس کی بہن سے بدکاری کرتا ہے، کوئی دوسرا اس کی سالی سے ملوث ہوتا ہے اور کوئی اپنے باپ کی بیٹی (یعنی) اپنی بہن کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ وہ سود لیتے ہیں اور پھلتے پھولتے ہیں۔ ان کے مذہبی رہنماؤں نے میری ہدایات پر ملمع کاری کی ہے۔ وہ اس عمل کے ساتھ لوگوں کو غلط ہدایات جاری کرتے ہیں اور ان کے لئے میرے نام پر جھوٹ گھڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہی خدا کا فرمان ہیں حالانکہ اللہ نے کبھی ایسا فرمان جاری نہیں کیا۔''[1]

نوٹ: اس موضوع کو مزید سمجھنے کیلئے کتاب ''یوم الغضب'' از شیخ سفر الحوالی کا مطالعہ مفید رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

شاہِ مصر کے خواب کی تعبیر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بیان فرمائی کہ تم پر سات سالہ قحط آئے گا تو اس قحط سے نمٹنے کی منصوبہ بندی کے لئے بھی فرمادیا۔ چنانچہ شاہِ مصر نے اس پر عمل کر کے

[1] ایزاخیل 22:1-9 بحوالہ کتاب ''یوم الغضب'' از ڈاکٹر سفر الحوالی۔

اپنی رعایا کو تباہی سے بچالیا۔ اس امت کے امام محمد عربی ﷺ چودہ سو سال پہلے خبر دے رہے ہیں کہ دیکھو فلاں فلاں مسلم علاقوں پر ایسے حالات آئیں گے لہٰذا پہلے ہی سے اس کے بارے میں منصوبہ بندی کر کر کے رکھنا لیکن مسلمان اپنے پیارے نبی کی باتوں کو نہیں مانتے۔ بلکہ غفلت کی دنیا کے باسی تو اس کو تقدیر کا لکھا کہہ کر اپنی نااہلی کا کھلا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حلانکہ اگر آج مغربی میڈیا یہ اعلان کر دے کہ فلاں شہر میں سمندری طوفان آنے والا ہے یا فلاں علاقہ تباہ ہانے والا ہے لہٰذا چوبیس گھنٹے کے اندر شہر خالی کر دیا جائے تو آپ دیکھیں گے کی شہر میں ان کا ایک کتا بھی نظر نہیں آئے گا اور اس وقت اس طرح موت کے خوف سے بھاگیں گے جیسے لکھی ہوئی موت کو بھی ٹال سکتے ہوں لیکن کیا وجہ ہے کہ اللہ کے رسول کی احادیث سننے کے بعد بھی مسلمانوں میں کوئی بیداری نہیں ہو رہی؟

فتنۂ دجال احادیث مبارکہ کی روشنی میں

فتنۂ دجال کی ہولناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ نے اس فتنے سے بچنے کی پناہ مانگا کرتے تھے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور روزِ قیامت کے درمیان اللہ کے نزدیک فتنۂ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہ ہو گا۔"[1]

"جب تم سے کوئی (اپنی نماز میں) تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اللہ سے چار چیزوں کی پناہ مانگے اور کہے اے اللہ! میں جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے اور موت وحیات کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔"[1]

[1] هذا حديث صحيح على شرط البخاری ولم يخرجها۔ مستدرك حاكم ج:۴ص:۵۷۳۔ عن عمران بن حصين رضی اللہ عنہ۔

یہی وجہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس فتنے کا تذکرہ فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔ایک صحابی حضرت نواس رضی اللہ عنہ ابن سمعان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس کیفیت کا احوال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''گویا ہم کو ایسا گمان ہوتا کہ دجال (یہیں قریبی کسی) کھجوروں کے باغ میں موجود ہو۔''[2]

فتنۂ دجال میں وہ کون سی چیز تھی جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ڈرادیا؟ آیا خوف ناک جنگ یا موت کے خوف نے؟ ہم جانتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان چیزوں سے ڈرنے والے نہیں تھے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس چیز سے ڈرے وہ دجال کا فریب اور دھوکہ تھا، کہ وہ وقت اتنا خطرناک ہو گا کہ صورتحال سمجھ نہیں آئے گی، گمراہ کرنے والے قائدین کی بہتات ہو گی۔ بھرپور وپیگنڈے کا یہ عالم ہو گا کہ لمحوں میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے گا۔انسانیت کے دشمنوں کو نجات دہندہ اور نجات دہندہ کو دہشت گرد ثابت کیا جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے فتنہ دجال کو کھول کھول کر بیان فرمایا۔اس کا حلیہ، ناک نقشہ اور ظاہر ہونے کا مقام تک بیان فرمادیا، لیکن کیا جائے امت کی اس غفلت کو کہ عوام تو عوام خواص(یعنی اہل علم) نے بھی اس فتنے کا تذکرہ بالکل ہی چھوڑ دیا ہے۔جب اس کا تذکرہ منبر و محراب سے نکل جائے تو سمجھ لیجئے اس کے خروج کا وقت قریب ہے۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک لوگ اس کا تذکرہ نہ بھول جائیں اور ائمہ مساجد منبروں پر اس کا ذکر کرنا نہ چھوڑ دیں۔''[1]

---

[1] صحیح مسلم ج:۱ص:۴۱۲۔

[2] صحیح مسلم ج:۴ص:۲۲۵۰۔

[1]یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے ارشادات میں یہ بات واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ تم اس دجال کو بھول نہ جاؤ بلکہ اس کو سمجھو، اس میں غور و فکر کرو اور اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں اس کو (یعنی دجال کے فتنے کو) اس لئے بار بار بیان کرتا ہوں کہ تم اس میں غور کرو، سمجھو اور باخبر رہو اور اس پر عمل کرو اور اس کو ان لوگوں سے بیان کرو جو تمہارے بعد ہیں لہٰذا ہر ایک دوسرے سے بیان کرے اس لئے کہ اس کا فتنہ سخت ترین ہے۔''[2]

دجال کی آمد کا انکار

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے خطبہ دیا اور یہ بیان فرمایا کہ اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو رجم (سنگسار کی سزا) کا انکار کریں گے، عذاب قبر کا انکار کریں گے اور دجال کی آمد کا انکار کریں گے اور شفاعت کا انکار کریں گے اور ان لوگوں (یعنی گنہگار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے''۔[3]

یہود و نصاریٰ کی امداد پر چلنے والی این جی اوز اپنے آقاؤں کے اشاروں پر آئے دن اسلامی قوانین کا مذاق اڑاتی رہتی ہیں اور ان کو ختم کرنے کی باتیں کرتی ہیں۔ نیز ہمارے معاشرے میں چند نام نہاد روشن خیال اور اعتدال پسند دانشور مذکورہ بالا تمام چیزوں کو خاص کر رجم کی سزا کو غیر اسلامی اور دجال کی شخصی حیثیت کا انکار کرتے نظر آتے ہیں اور ٹی وی اسکرینز پر آن عوام میں شکوک و شبہات ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

---

[1] مسند احمد ج:۴ ص:۷۱، کذا فی المسیح الدجال و نزول عیسی ابن مریم ص:۱۰۔

[2] الفتن نعیم بن حماد۔

[3] فتح الباری، ج:۱۱، ص۴۲۶۔

دجال سے پہلے دنیا کی حالت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”دجال کے خروج سے پہلے کے چند سال دھوکہ و فریب ہوں گے۔ سچے کو جھوٹا بنایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا بنایا جائے گا۔ خیانت کرنے والے کو امانتدار بنا دیا جائے گا اور امانت دار کو خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا اور ان میں ”رویبضہ“ گفتگو کریں گے۔ پوچھا گیا رویبضہ کون ہیں؟ گھٹیا (یعنی فاسق و فاجر) لوگ۔ یہ لوگوں کے (اہم) معاملات میں رائے زنی کریں گے۔“[1]

موجودہ دور پر یہ حدیث کتنی صادق آتی ہے۔ نام نہاد ”مہذب دنیا“ کا بیان کردہ جھوٹ جس کو پڑھے لکھے لوگ بھی سچ مان جاتے ہیں، اگر اس جھوٹ پر کتابیں لکھی جائیں تو شاید لکھنے والا لکھتے لکھتے اپنی قضاء کو پہنچ جائے، لیکن ان کے بیان کردہ جھوٹ کی فہرست ختم نہ ہو (سب سے بڑی مثال عراق پر یہ کہہ کر حملہ کرنا کہ یہاں تباہی پھیلانے والے ہتھیار موجود ہیں لیکن ان کا کوئی وجود نہ تھا) اور کتنے ہی سچ ایسے ہیں جن کے اوپر مغرب کے ”انصاف پسند“ میڈیا نے اپنی لفاظی اور فریب کی اتنی تہیں جمادی ہیں کہ عام انداز میں ساری عمر بھی اس کو صاف کرنا چاہے تو صاف نہیں کر سکتا۔

ہم کس طرف ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب لوگ دو خیموں (یعنی دو جماعتوں) میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک اہل ایمان کا خیمہ جس میں ”نفاق“ بالکل نہ ہو گا، دوسرا منافقین کا خیمہ جس میں بالکل ”ایمان“ نہ ہو گا تو جب

[1] مسند احمد ۱۲۲۳۔ مسند ابی یعلی ۳۷۱۵۔ السنن الوردۃ فی الفتن واسنادہ حسن۔

وہ دونوں گروہ اکٹھے ہو جائیں (یعنی اہل ایمان ایک طرف اور منافقین ایک طرف)تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل آئے۔"[1]

اللہ رب العزت کی حکمتیں بہت نرالی ہیں،وہ جس سے چاہتا کام لے لیتا ہے۔مسلمان خود تو یہ دونوں خیمے (یعنی مومنین اور منافقین کا خیمہ)نہ بنا سکے البتہ اللہ نے کفر کے سردار کے ذریعے یہ کام کروادیا۔یہودیت کے خادم "صدر بش" نے خود اعلان کر دیا کہ کون ہمارے خیمہ میں ہے اور کون ہمارے دشمن (یعنی اہل ایمان) کے خیمہ میں رہنا چاہتا ہے۔9/11 کے بعد صدر بش کے الفاظ یوں تھے:

"Every nation ,in every region,now has a decision to make.

Either you are with us ,or you are with the terrorists ".

"ہر قوم جو کہیں بھی رہتی ہو،اس کو ابھی یہ فیصلہ کرنا ہو گا آیا وہ ہمارے ساتھ ہے یا وہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہے۔"

چنانچہ اس کے بعد لوگوں کی کثیر تعداد اِن دونوں خیموں میں سے ایک کا انتخاب کر چکی ہے، مگر ابھی کچھ لوگ باقی ہیں ، لیکن محمد عربی ﷺ کے رب یہ کام مکمل فرما کر رہے گا اور اب بالکل واضح ہو جائے گا کہ کون ایمان والا ہے اور کس کے دل میں ایمان والوں سے زیادہ اللہ کے دشمنوں کی محبت چھپی ہوئی ہے۔ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہیے کہ وہ کس خیمہ میں ہے یا کس خیمہ کی اس کا سفر جاری ہے۔خاموش تماشائیوں کی نہ تو "ابلیس" اور اس کے اتحادیوں کو ضرورت ہے اور نہ ہی محمد عربی ﷺ کے رب کو ان سے کوئی سروکار ہے۔یہ معرکہ فیصلہ کن معرکہ ہے لہٰذا کسی ایک طرف تو ہر ایک

[1] ابو داؤد ج:۴ص:۹۴۔مستدرک حاکم ج:۴ص:۵۱۳۔الفتن نعیم بن حماد واسنادہ صحیح۔

کو ہونا پڑے گا۔ یہ وہ وقت ہے جس میں ہر فرد، ہر تنظیم اور ہر جماعت اسی جانب جھکتی جائے گی جس کے ساتھ اس کو عقیدت محبت ہو گی۔

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ﴾ [1]

"کیا سمجھا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سینے کے کینے کو ظاہر نہ کرے گا"

دجال سے پہلے کے تین سال

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے دجال کا بیان فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"اس پہلے کے تین سال ہوں گے۔ (جن کی تفصیل یہ ہے کہ) پہلے سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی اور تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین اپنی پوری پیداور روک لے گی۔ لہٰذا کُھر والے اور داڑھ والے مویشی سب مر جائیں گے (یعنی قحط سالی سے ہر قسم کے مویشی ہلاک ہو جائیں گے) [2]

مذکورہ بالا حدیث میں ہے کہ آسمان بارش روک لے گا اور زمین اپنی پیدوار روک لے گی جبکہ مسند اسحٰق ابن راہویہ کی ایک روایت میں ہے کہ:

---

[1] سورۃ محمد / سورۃ القتال: ۲۹۔

[2] المعجم الکبیر ۴۰۶۔ مسند احمد۔

((تَرَی السَّمَاءَ تُمْطِرُ وَهِيَ لَا تُمْطِرُ وَتَرَی الْأَرْضَ تُنْبِتُ وَهِيَ لَا تُنْبِتُ))[1]

"تم آسمان کو بارش برساتا دیکھو کہ حالانکہ وہ بارش نہیں برسارہا ہو گا اور تم زمین کو پیداوار اُگاتا دیکھو گے حالانکہ وہ پیداوار نہیں اگا رہی ہو گی۔"

اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بارش بھی برسے اور زمین پیداوار بھی اُگائے لیکن اس کے باوجود لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو اور لوگوں کی وہ پہنچ سے دور ہو اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں۔ جدید دور میں اس کی بے شمار صورتیں ہو سکتی ہیں۔ عالمی زراعت کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے جو پالیساں یہودی دماغوں نے بنائی ہیں اور جو عالمی معاہدات زراعت کے حوالے سے کئے جارہے ہیں، اس کے اثرات اب ہمارے ملک میں تک بھی پہنچنا شروع ہو گئے ہیں جس کا مشاہدہ ہم اپنی چشمِ صدر سے کر سکتے ہیں۔

دجال کا حلیہ.........

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دجال بائیں آنکھ سے کانا ہو گا اور گھنے اور بکھرے بال والا ہو گا، اس کے ساتھ جنت بھی ہو گی اور جہنم بھی۔ بس اس کی آگ (درحقیقت) جنت ہو گی اور اس کی جنت آگ ہو گی۔"[2]

"دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہو گی (جیسے کسی چیز پر ہاتھ پھیر کر اس کو پچکا دیا جاتا ہے) اور دوسری آنکھ پر موٹا دانا ہو گا (یعنی پھولی ہوئی ہو گی)"[1]

[1] مسند اسحاق ابن راھویہ ج:اص:۱۶۹۔

[2] مسلم ج:۴ص:۲۲۴۸۔

فتح الباری میں دجال کے بالوں کے بارے میں آتا ہے کہ:

((کان راسه اغصان شجر))

"(یعنی بالوں کی زیادتی اور الجھے ہوئے ہونے کی وجہ سے)اس کا سر اس طرح نظر آتا ہو گا کہ گویا کسی درخت کی شاخیں ہوں۔"

دجال کو ہر مومن شخص پہچان لے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دیکھو وہ کانا ہو گا اور تمہارا رب تو یک چشم نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہو گا جسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔"[2]

ایک اور روایت کے مطابق :"ک۔ف۔ر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا (اللہ کے رسول نے ہجے کرکے بتلایا)"[3]

دجال کے وقت بھی بہت سے لوگ جو اپنا ایمان ڈالر اور دنیاوی زیب وزینت کے بدلے بیچ چکے ہوں گے، جنہوں نے ایمان کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کر لیا ہو گا، جنہوں نے اللہ کے نام پر کٹنے کے بجائے دجالی قوتوں کی طاقت کے سامنے سر جھکا دیا ہو گا تو وہ اس کی پیشانی پر لکھا کفر نہیں پڑھ پائیں گے، بلکہ اس کو وقت کا "مسیحا" اور انسانیت کا "نجات دہندہ" ثابت کر رہے ہوں گے اور اس کے لئے دلائل ڈھونڈ رہے ہوں گے۔ دجال کے خلاف لڑنے والوں کو "گمراہ" کہا جارہا ہو گا پھر بھی ان کا اپنے بارے میں

---

[1] مشکوۃ جلد سوم حدیث ۵۲۳۷۔

[2] بخاری، مسلم۔

[3] جامع ترمذی۔

یہی دعویٰ ہو گا کہ وہ ''مسلمان ''ہیں، حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ ہو گا۔ یہ سب اس لیے ہو گا کہ ان کی بد اعمالیوں اور شقاوتِ قلبی کے باعث ان کی ایمانی بصیرت ختم ہو چکی ہو گی۔

جو دجال کو دیکھے وہ اس سے بغاوت کرے ورنہ اس سے دور بھاگے رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ ہر بندہ مومن کوشش کرے کہ اُس کا دجال سے واسطہ نہ پڑے اور اگر اس سے سامنا ہو بھی جائے تو اُس کے سامنے سورۃ الکہف کی آیات کی تلاوت اور دجال سے بغاوت کا حکم دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس کسی کے سامنے دجال آجائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کے منہ پر تھوک دے اور سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔''[1]

دوسری روایت میں بھاگ جانے کا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے جو کوئی دجال کی آنے کی خبر سنے تو اس سے دور بھاگ جائے۔ اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس آئے گا، وہ خود کو مومن سمجھے گا مگر (اس کے فتنہ کی وجہ سے) اس کی پیروی کر بیٹھے گا۔''[2]

دجال سے کتنا دور بھاگنا چاہیے ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ دجال سے اتنا بھاگیں گے کہ پہاڑوں میں چلیں جائیں گے۔''[3]

---

[1] طبرانی ،مستدرك حاکم۔

[2] ابوداؤد، طبرانی۔

[3] صحیح مسلم ج: ۴ص: ۲۲۶۶ وھذا حدیث حسن صحیح غریب۔

دجال کو غلط سمجھنے کے باوجود اس سے فائدہ اٹھانے اور اس کے خلاف نہ اُٹھنے والوں پر اللہ کا غضب نازل ہو گا

دجال کو غلط سمجھنے کے باوجود اس سے فائدہ اٹھانے اور اس کے خلاف نہ اُٹھنے والوں پر اللہ کا غضب نازل ہو گا، چاہے انسان بظاہر کتنا ہی نیک ہو اور عبادات کا اہتمام کرنے والا ہو۔ حضرت عمران رحمۃ اللہ علیہ، ابن حدیر ابی مجلز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

"جب دجال آئے گا تو لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت اس دجال سے قتال کرے گی، ایک جماعت (میدانِ جہاد سے) بھاگ جائے گی اور ایک جماعت اس کے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ چنانچہ جو شخص اس دجال کے خلاف چالیس راتیں پہاڑ کی چوٹی پر ڈٹا رہا، اس کو (اللہ کی جانب سے) رزق ملتا رہے گا، اور جو نماز پڑھنے والے اس کی حمایت کریں گے۔ یہ اکثر وہ لوگ ہوں گے جو بال بچوں والے ہوں گے، وہ کہیں گے کہ ہم اچھی طرح اس (دجال) کی گمراہی کے بارے میں جانتے ہیں لیکن ہم (اس سے بچنے کے لئے یا لڑنے کے لئے) اپنے گھر بار کو نہیں چھوڑ سکتے۔ سو جس نے ایسا کیا وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو گا۔"[1]

حضرت عبید ابن عمیر الیثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" دجال نکلے گا تو کچھ ایسے لوگ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو یہ کہتے ہوں گے کہ "ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (دجال) کافر ہے۔ بس ہم تو اس کے اتحادی اس لئے بنے ہیں کہ

[1] السنن الواردة فی الفتن ج:٦ص:١١٧٨ واسناده صحیح۔

اس کے کھانے میں سے کھائیں اور اس کے درختوں (یعنی باغات) میں اپنے مویشی چرائیں ، چنانچہ جب اللہ کا غضب نازل ہو گا تو ان سب پر نازل ہو گا۔"[1]

واقعہ یہ ہے کہ آج مسلمان ان احادیث پر غور نہیں کرتے ، اگر غور کریں تو ساری صوتحال واضح ہو جائے گی۔ کیا آج بھی ایسا نہیں ہو رہا کہ باوجود باطل کو پہچاننے کے اور تمام عبادات کی بجا آوری کے ، مسلمان مالی فائدہ حاصل کرنے کے لئے باطل کا ساتھ دے رہے ہیں ، اس کی حمایت کر رہے ہیں یا پھر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

دجال کا دجل و فریب

دجال کا دجل و فریب ہمہ جہت (Multi dimention) ہو گا۔ جھوٹ ، فریب ، افواہیں اور پروپگینڈہ اتنا زیادہ ہو گا کہ بڑے بڑے لوگ اس کے بارے میں شک و شبہ میں پڑ جائیں گے کہ یہ ہمارا مسیحا ہے یا دجال؟ عام طور پر عوام کے ذہن میں یہ ہے کہ دجال صرف اپنے مکروہ چہرے کے ساتھ دنیا کے سامنے آجائے گا۔ اگر معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو پھر کسی کو ڈرنے کی کیا ضرورت تھی ، لیکن اس کے مکروہ چہرے کے باوجود اس کے کارنامے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کئے جائیں گے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اگر یہ وہی دجال ہوتا تو ایسے اچھے کام نہ کرتا۔

دجال کی بیخ کنی کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

صحاحِ ستہ جیسی بلند پایہ کتب احادیث کے علاوہ دوسرے بہت سے مجموعوں کے ذریعے بھی جو روایات ملتی ہیں ، ان میں قطعیت اور صراحت کے ساتھ دجال اکبر کے ظہور اور حضرت مسیح کے نزول کی خبریں سال و سن اور صدی کے تعین کے بغیر دی گئی ہیں۔ ان احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں ہمارا اس

[1] الفتن نعیم بن حماد ج: ۲ ص: ۵۴۶۔

بات پر کامل ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنفسِ نفیس آسمان سے نزول فرمائیں گے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جبکہ وہ (دجال) یہ کام کر رہا ہو گا کہ اللہ مسیح عیسیٰ ابن مریم کو نازل فرمائے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارے سے گیرو سے رنگے ہوئے دو زرد کپڑے پہنے ہوئے نازل ہوں گے۔ انہوں نے ہتھیلیاں دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گی، جب سر نیچے کریں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے موتیوں کی مانند دانے گریں گے۔''[1]

''میری امت کا ایک گروہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور غالب ہو گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ مسلمانوں کا امیر (مہدی) ان سے کہے گا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ کہیں گے کہ نہیں، امیر تم میں سے ہو گا۔ یہ وہ اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بخشا ہے۔''[2]

''اس وقت تمہاری کیفیت کیا ہو گی جب مریم کے بیٹے تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہو گا۔''[3]

''وہ اچانک عیسیٰ ابن مریم کو دیکھ لیں گے، پھر نماز کے لئے اقامت کہی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا:
آگے بڑھیے اے روح اللہ! آپ ں فرمائیں گے: تمہارا امام آگے بڑھ کر تمہیں نماز پڑھائے''

دجال کا قتل اور انسانیت کے دشمنوں یہودیوں کا خاتمہ

---

[1] مسلم کتاب الفتن۔

[2] مسلم، مسند احمد۔

[3] بخاری، مسلم، مسند احمد۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”(جب وہ) مسلمان قسطنطنیہ فتح کرنے کے بعد (شام پہنچیں گے تو دجال کا خروج ہو گا۔ ابھی وہ لڑنے کے لئے اپنی صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ نماز کھڑی ہو جائے گی اور عیسیٰ بن مریم کا نزول ہو گا۔ وہ دجال کی طرف جائیں گے۔ جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو نمک کی مانند پگھل جائے گا۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو چھوڑ دیتے تو وہ پگھل پگھل کر مر جاتا مگر وہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور اپنے چھوٹے نیزے پر اس کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔“[1]

”عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دجال کو ”لُد“ (Lydda/Lod) کے دروازے پر قتل کریں گے۔“[2]

”لُد“ دراصل تل ابیب سے جنوب مشرق میں 18 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس شہر کی آبادی 1999 کی سروے رپورٹ کی مطابق 61100 ہے۔ یہاں اسرائیل نے دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سے لیس ایئر پورٹ بنایا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے وہ دجال بذریعہ طیارہ فرار ہونا چاہے اور اسی ایئر پورٹ پر قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمن کو اور یہودیوں کے مسیحا اور خدا ”کانے دجال“ کو حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا۔ تاکہ ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ انسانیت کے ناسوروں کو ختم کرنے کے لئے ان کو جسم سے کاٹ کر الگ کرنا ضروری ہوتا ہے، اور یہ عمل جہاد ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کر لیں، چنانچہ (اس لڑائی میں) مسلمان (تمام) یہودیوں کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر اور

---

[1] مسلم عن ابی ہریرہ۔

[2] مسند احمد بن حنبل ج: ۳ص: ۳۲۰۔ جامع ترمذی ۲۲۴۴۔

درخت کے پیچھے چھپ جائیں گے تو پتھر اور درخت یوں کہے گا "اے مسلمان !اے اللہ کے بندے !ادھر آ جا، میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال، مگر "غرقد" نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔"[1]

قربان ہو ہمارے ماں باپ ہمارے محمد عربی ﷺ پر کہ ہماری بد قسمتی کہیں یا ایمان کی کمی کہ ہم آنے والے حالات کے حوالے سے جو اللہ کے رسول ﷺ نے رہنمائی فرمائی ہے اور جو نشانیاں بتلائی ہیں، اُن پر ہمیں اتنا یقین نہیں آتا لیکن ہمارا دشمن اس پر نہ صرف یقین رکھتا ہے بلکہ اپنا لائحہ عمل بنانے کے لئے اس سے پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی شہادت یہ ہے کہ اسرائیل نے جب سے گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کیا ہے، اسی وقت سے وہاں غرقد کے درخت لگانے شروع کئے ہیں اور اس کے علاوہ بھی یہودی اس درخت کو جگہ جگہ لگا رہے ہیں۔

نازک حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

یہ شہادت گہہِ الفت میں قدم رکھنا ہے

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

تاریک راتوں کی مانند فتنوں کے مہیب سائے دن بدن انسانیت کو اپنی گرفت میں لئے جا رہے ہیں، ایمان والوں کے لئے یہ انتہائی آزمائش کی گھڑی ہے۔ کفر کی جانب سے اِدھر یا اُدھر کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ ہر مسلمان کو سمجھ لینا چاہیے کہ اس امتحان گاہ میں گذرے بغیر "جنت و جہنم" کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

[1] صحیح مسلم ج: ۴ص: ۲۲۳۹۔

﴿اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ وَلَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ جٰھَدُوۡا مِنۡکُمۡ وَیَعۡلَمَ الصّٰبِرِیۡنَ﴾[1]

"(اے مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی جنت میں داخل کر دیئے جاؤں گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ تم میں جہاد کرنے والا کون ہے اور ثابت قدم رہنے والا کون ہے؟"

یہ اللہ کا قانون ہے اوراللہ کے قانون کبھی تبدیل نہیں ہوتے۔لہٰذا موجودہ حالات اور مستقبل کے حوالے سے اللہ کے رسول ﷺ کی رہنمائی کو سمجھنے کے بعد اب یہ بات آسانی سے سمجھ آجاتی ہے کہ اس وقت دنیا کے اسٹیج پر جو کچھ ہو رہا ہے یہ حق وباطل کے درمیان جنگ کا آخری معرکہ ہے۔اب ابلیس کی ساری محنت و توانائیاں اس بات پر لگی ہوئی ہیں کہ ساری دنیا میں اس کی حکومت قائم ہو جائے تاکہ (اپنے گمان کے مطابق) ابن آدم کو تباہ کن انجام سے ہمکنار کر دے اور انسان کو اللہ کی نظر سے گرادے کہ یہ انسان تیری دی ہوئی ذمہ داری کو نہ نبھاسکا۔

ابلیس کے اس مشن میں ابلیس کے دیرینہ حلیف ،اللہ کے دشمن اورانسانیت کے مجرم "یہود"سب سے بڑھ چڑھ کر لگے ہوئے ہیں۔ان کے ساتھ ابلیس کی تمام ذریت چاہے وہ جنات میں سے ہو یاانسانوں میں سے، بھرپور طریقے سے ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔اب انہوں نے صاف صاف کہنا شروع کر دیا ہے کہ ان کی جنگ مشن کے مکمل ہونے تک جاری رہے گی اور مقاصد کے حصول تک وہ لڑتے رہیں گے۔یہ وہ جملے ہیں جو ہم امریکی صدر بش اور دیگر کفر کے سرداروں کی زبان سے بار بار سن رہے ہیں۔ہم سوئے ہوئے مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ "اے غفلت کے صحراؤں میں بھٹکنے والو !خطرات کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لینے والو!" وہ کونسا مشن ہے جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا؟ مشن اگر طالبان تھے وہ ان کے مطابق جاچکے، مشن اگر القاعدہ تھی تو وہ ان کے بقول اُس کی کمر ٹوٹ چکی، مشن

[1] سورۃ ال عمران:۱۴۲۔

اگر عراق کی عسکری قوت تھی تو وہ بھی ختم ہو چکی، لیکن بش ابھی بھی کہتا ہے کہ مشن پورا ہونے تک جنگ جاری رہے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ مشن آگے کوئی اور ہے. کفر کے سردار اس مشن کو مکمل کرنا چاہتے ہیں۔

ہم وہ تمام احادیث مبارکہ دیکھ چکے ہیں کہ جن میں حضرت مہدی اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا مقصد واضح الفاظ میں "قتال فی سبیل اللہ" بتایا گیا ہے کہ وہ کفار کے خلاف مجاہدین کی قیادت کریں گے اس لئے ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے اور ایمان بچانے کے لئے اپنے دل میں جذبۂ جہاد اور شوقِ شہادت پیدا کرکے اس کی عملی تیاری کرنی چاہیے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ابھی تو وہ وقت نہیں آیا یعنی ابھی تو حضرت مہدی کا دور بہت دور ہے لہذا بعد اس کے بارے میں سوچیں گے تو قرآن کا یہ ارشاد بھی سن لیجئے:

﴿وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً﴾

"اور اگر وہ ارادہ کرتے (جہاد میں) نکلنے کا تو انہوں نے اس کی تیاری کی ہوتی۔"

چند باتیں اور ہیں جن کو سمجھ لینا ضروری ہے کہ مسلمانوں کو بہکانے اور حق سے دور کرنے اور اُس سے بد ظن کرنے کے لئے ابلیسی قوتوں کی جانب سے مختلف ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں، اس میں سر فہرست حضرت عیسیٰ کا نزول، حضرت مہدی اور دجال کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات ڈالنا یا اس کے برعکس اپنے ایجنڈوں سے میں سے بہت سو کو مہدی کا دعوے دار بنا کر کھڑا کر دینا۔ لہٰذا آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نشانیاں ان حوالوں سے بیان کی ہیں ان کو ذہن نشین رکھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ چند چیزیں اور ہیں جن کو اختیار کرکے فتنوں سے بچنے میں انشاء اللہ مدد مل سکتی ہے:

(۱) چونکہ دجال کے دور میں حقیقت اتنی نہیں ہو گی جتنی کہ افواہیں اور پروپیگنڈہ ہو گا اور اس پروپیگنڈہ کو پھیلانے کا سب سے مئوثر ذریعہ جدید ذرائع ابلاغ (اخبار، ریڈیو ٹی وی وغیرہ

)ہیں لہٰذا جدید کمیونیکیشن (ٹیلی فون، موبائل، انٹرنیت وغیرہ) اور دیگر جدید سہولیات کو خود کو محتاج نہ بنائیں بلکہ ابھی سے ایسی عادت بنالیں کہ اگر کل یہ سارا نظام آپ کو چھوڑنا پڑے تو اس صورت میں آپ کیا کریں گے؟ لہٰذا اس پر کم سے کم ہی اعتماد دنیا اور آخرت کے لئے فائدہ مند ہو گا۔

(۲) اگر دجالی مغربی میڈیا کو سنیں تو اس وقت ذکر واذکار کرتے رہنا چاہیے۔

(۳) زبان کا فتنہ: اس دور میں دجالی قوتوں کی کوشش ہو گی کہ وہ حق اور اہل حق کے خلاف اتنا پروپیگنڈہ کریں کہ اس کے زور میں حق دب کر رہ جائے۔ اس لئے اگر آپ کوئی مغربی بات میڈیا کی جانب سے سنتے ہیں تو اپنے موبائل یا زبانی اس وقت تک کسی اور کو نہ بتائیں جب تک کہ صورتحال واضح نہ ہو جائے۔ اس طرح آپ دجالی قوتوں کے پروپیگنڈے کے اثر کو اگر بالکل ختم نہیں، تو اس کا زور ضرور توڑ دینگے۔

(۴) جب کسی کو دجالی قوتوں کی جانب سے مشتبہ بنادیا جائے اور صحیح اور غلط کا فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے، تو اس وقت ایمان والوں کے لئے جدید مادی وسائل کے ذریعے معلومات کے بجائے اللہ ہی کی طرف رجوع کرنے میں خیر ہو گی۔ کیونکہ حالات کو دجال کی آنکھ سے دیکھنے والے اور اللہ کے نور سے دیکھنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کی ارشاد ربانی ہے:

﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَه، يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾

"تو کیا وہ شخص جس کے سینے کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کے نور پر ہے (تو کیا وہ اُس کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھیرے میں ہو)"

(۵) دل کی اسکرین کو صاف کریں: عقل و خرد رکھنے والے مسلمان بھائی جب مغربی میڈیا کی حقیقت کو سمجھ جائیں اور ان کے ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر کی اسکرین پر حالات کی تصویر

دھندلانے لگے، تو اس وقت ان کے لئے، کہیں دائیں بائیں دیکھنے کے بجائے، اپنے سینے میں موجود چھوٹی سی اسکرین کو صاف کرنا ہی زیادہ بہتر ہو گا اور پھر بھی وہ دیکھیں گے کہ صاف ہونے کے بعد یہ ننھی سی اسکرین وہ مناظر دکھائے گی جو آپ ساری عمر جدید سے جدید ٹیکنالوجی استعمال کر کے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا﴾[1]

"اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو اللہ تمہیں "فرقان" (حق وباطل میں تمیز) عطا کر دیگا۔"

یہ فرقان ہی وہ اسکرین ہے جس کے ذریعے عام آنکھ سے نہ نظر آنے والی چیزیں بھی نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بندے کا تعلق ملاء اعلیٰ (رحمانی قوتوں) سے جڑ جاتا ہے جہاں دنیا کے انتظامی معاملات طے پاتے ہیں، یوں اللہ اپنے بندے کو بصیرت عطا کر دیتا ہے، پھر حدیث کے مطابق وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

((اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله عزوجل))[2]

"مومن کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے۔"

(۲) سورہ الکہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت اور اُن کے مضامین کو سمجھ کر عمل کرنا: فتنۂ دجال سے بچنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کا حکم فرمایا ہے لہٰذا ان آیات کو روز تلاوت کر کے ان پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

[1] سورۃالانفال: ۲۹۔

[2] جامع ترمذی۔

(۷) تقویٰ: موجودہ وقت میں تقویٰ اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے ۔ان اعمال کا خود کو پابند بنایا جائے جن کے کرنے سے رحمتِ الٰہی بندے کو ہر وقت ڈھانپے رکھتی ہے ۔مثلاً ہر وقت باوضوء رہنا، نمازوں میں نوافل وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد کچھ دیر تک اسی جگہ بیٹھے رہنا ،تہجد کی پابندی۔ خصوصاً وہ لوگ جو دین کے کسی شعبے میں خدمات انجام دے رہے ہیں اُن کے لئے تو تہجد بہت ضروری ہے۔

(۸) اللہ تعالیٰ سے مضبوط رابطے کے لئے قرآن کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پابندی سے پڑھنا اور اپنے قلوب کو منور رکھنے اور حق کے قافلوں میں شامل رہنے والے اہل اللہ کی صحبت اختیار کرنا اور ہر حال میں حق والوں کے ساتھ ڈٹے رہنا۔

(۹) ہر اُس چیز کی عملی تیاری کرنا جو حضرت مہدی کے دور میں ایمان کی علامت ہو گی۔ مثلاً خود کو گرمی سردی کا عادی بنانا، کئی کئی دن بھوک پیاس برداشت کرنا، راتوں کو پہاڑوں پر چلنے اور گھمسان کی جنگوں کی تیاری کرنا، پہاڑوں کی زندگی سے طبیعت کو مانوس کرنا، اپنے اندر بھی اور اہل خانہ کو بھی اللہ کے راستے میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ابھی سے تیار کرتے رہنا ۔علامہ اقبال نے فرمایا:

چوں می گویم مسلمانم بلرزم

کہ دانم مشکلات لاالہٰ را

”جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں لا الہٰ کے تقاضے پورے کرنے میں بے شمار مشکلات ہیں۔“

چنانچہ جس طرح دجال کے آلہ کار مشن کے مکمل ہونے تک پیچھے ہٹنے کا ارادہ نہیں رکھتے اسی طرح اللہ کے فضل سے اللہ کے چنے ہوئے کچھ مجاہد بندے بھی اپنے مشن کی تکمیل تک میدان میں

ڈٹے رہنے کا عزم رکھتے ہیں اور عراق سے لیکر افغانستان تک اپنی جانوں کا نذارانہ پیش کرتے ہوئے اللہ کے دشمن ابلیس اور دجال کے مقصد کے پورے ہونے کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

یہ اللہ کے سپاہی زبانِ حال سے کہہ رہے ہیں کہ آقائے مدنی ﷺ کی بشارتوں کا وقت آگیا ہے اور ہر ایمان والے کو اپنے عمل سے دعوت دے رہے ہیں کہ اے مقصدِ ربانی کو بھول کر دنیا کے ہنگاموں میں گم ہو جانے والو! خود کو تاویلوں، علتوں اور مصلحتوں میں الجھانے والو! اے دنیائے فانی کے حسن کے پیچھے بھاگنے والے نوجوانو! آؤ ہم تمہیں اُس "حسن" کے بارے میں بتاتے ہیں جس کو سن کر دلہا نئی نویلی دلہن کو حجلہ عروسی میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔اے دنیا کے نشے میں خود کو ڈبونے والو! اِدھر آؤ ہم تمہیں ایسا نشہ پلاتے ہیں کہ جنت میں جاکر بھی جس کا نشہ نہیں اترا کرتا (یعنی شہادت)۔اے محمد عربی ﷺ کے غلامو! ایمان بچانے کے لئے جان گنوادینا، جان بچانے کی خاطر ایما ن نہ گوادینا اور اس لشکر کی مدد کرنا جس کی بشارت اللہ کے رسول ﷺ نے دی ہے۔اس کے لئے خود کو بھی تیار کرو کہ اس لشکر میں اور حضرت مہدی کے ساتھ وہی ہوں گے جن کو جنگ لڑنی آتی ہو گی یا اس کی کچھ تیاری کر رکھی ہو گی........اور جنگ بھی کیسی الملحمۃالکبری [1](خطرناک عظیم جنگ)........اپنے کانوں کو ڈیزی کٹر اور کروز مزائلوں کی چنگھاڑ کا عادی بنانے کی تیاری کر لو کیونکہ حالات یہ بتا رہے ہیں کہ ان سے ایک نہ ایک دن سب کو واسطہ پڑنا ہے(اللّٰھم احفظنا) تاکہ کل جہنم کی چنگھاڑ سے بچ سکو﴿لھم فیھا زفیر وشھیق﴾۔

یہ لشکر جس کی بشارت اللہ کے رسول نے دی تھی یہ کسی ایک جماعت کا لشکر نہیں یہ سب مسلمانوں کا لشکر ہے اور ہر کلمہ پڑھنے والے پر اس کی مدد کرنا فرض ہے۔چنانچہ تمام آپس کے اختلافات کو بھلا کر، ذاتی اناؤں کی دیوراوں کو مسمار کر کے، سب کے متحد ہونے کا وقت آگیا ہے۔اگر ایسا ہو جائے تو فرشتے تمہاری نصرت کو کھڑے ہیں، تمہاری حوریں بن سنور کر تمہاری راہیں تک رہی ہیں، تم سے پہلے شہادت پانے والے تمہیں خوشخبری دے رہے ہیں:

﴿فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ○يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لاَيُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

"وہ (شہداء) خوش ہیں اس سے جو عطا کیا انہیں اللہ نے اپنے فضل سے اور وہ بشارتیں لیتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو ابھی ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے سے کہ ان پر بھی نہ کوئی خوف ہو گا نہ وہ غم سے دوچار ہوں گے اور وہ خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت اور فضل سے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر ضائع کرنے والا نہیں ہے۔"

((اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ

وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا تَجْعَلْنَا مَعَهُمْ))

"اے اللہ! ہر اس شخص کی مدد فرما جو تیرے نبی محمد ا کے دین کی مدد و نصرت میں لگا ہے اور اُن میں ہمیں شامل فرما اور ہر اُس شخص کو ذلیل و رسوا فرما جو تیرے بنی محمد ﷺ کے دین کو نیچا دکھانے میں لگا ہے اور ہمیں اِن لوگوں میں شامل نہ فرما۔ آمین یارب العالمین!

